جلد ششم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہہ نمبر پولیٹیکل بشارات۔ مسلمان ایڈیٹرون کے خیالات علماء اسلام کے مناظرات۔ عام اہل اسلام کے حالات اور متعدد اخبارون (مشیر قیصر مظہر العجائب اکمل الاخبار نور الانوار طوطی ہند کشف الاخبار کوہ نور وغیرہ) کے بعض مضامین کے جوابات پر مشتمل ہین۔ لہذا یہ گورنمنٹ ایڈیٹرز۔ علماء و عام اہل اسلام سبھی کی توجہ کے لایق ہین ✣ ✣

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر ہشتم و نہم جلد ششم

جلد ششم چہارم

معہ

ضمیمہ متضمن مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ شوال و ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق اگست ستمبر سنہ ۱۸۸۳ عیسوی

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

درجات و مراتب قیمت		تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ	
درجہ	مرتب		بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
(۱)	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس ۔ ۔ ۔	للعہ	سے
(۲)	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عامہ اغنیاء للابرید سوسو روپیہ ماہوار سے زیادہ	عہ	ے
(۳)	عام قیمت	متوسط اہل وسعت ۔ ۔ ۔ ۔	ے/	۸ عہ
(۴)	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکہین در رسالہ کی تنگی داخل کرین	سے/	۱۲/
(۵)	للہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نرکہین مگر علمیت رکہین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

(۲) یہہ رسالہ اور ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا (۴) خط و کتابت دا رسال تا اطلاع ثانی مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہئے (۵) ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈی کسی سبیل سے نہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا ✣ **ابوسعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنہ لودہانہ**

مطبع چشمہ نور امرتسر مین چہپا

اطلاع

خاکسار (مہتمم) اگوئٹہ سے مرخص ہو کر چند روز کے لئے قیام لودہانہ کا ارادہ رکہتا ہے خریداران اشاعۃ السنہ وغیرہ احباب تا اطلاع ثانی اسی نشان (لودہانہ) سے خط و کتابت کرین ✣

ھد

تو

کو سف

ہی دو

کی فرصت

خط نہ بدر لیعاشا عیمہ ایک سالہ شایع ہوا تو ان حضرات کو دوبارہ یاد دلایا گیا ہے اسپر بھی اگر اثر نہو تو وہی نسخہ عمل مین لایا جائیگا جو نمبر ہفتم مین عرض ہوا۔ مسلمانون کی خوش معاملگی و ہمدردی قومی و حمیت اسلامی لایق تعریف ہے ✣

✣ ✣ ✣

مسلمانون کی افسوسناک حالات

لائق توجہ و ترحم ترقی خواہان قوم

ہم حسبۃً للہ و نصیحۃً لخلق اللہ اپنی درماندہ اور متنزل قوم کے بعض حالات (جو اسکے تنزل اور درماندگی کے آثار و علامات ہیں) اِس غرض سے کہ اب بہی ہمارے وہ بیچارے اپنا آپ سنبھالین یا اور بہی خواہان و ترقی جویان قوم اُنکی دستگیری کرین نہایت افسوس و تپاک کے ساتھ قید قلم مین لاتے ہین ۔ جو اس بیان کو مسلمانون کی توہین سمجھین یا اسے محض چھیڑ چھاڑ خیال کرین وہ ازراہ کرم پہلے ایک دفعہ جلد ششم اشاعۃ السنہ نمبر ا (صہ۹) و نمبر ۵ صہ۱۲۶ و صہ۱۳۵ و نمبر ۷ (صفحہ ۱۹۰) وغیرہ دیکھہ لین اور نوٹ مندرجہ حاشیہ صفحہ (۲۲۳) کو بہی ملاحظہ کرین پہر جو مناسب سمجھین تجویز کرین ان مقامات کے ملاحظہ سے پہلے ہمارے دل و زبان و بیان پر کچھہ حکم نہ لگا دین ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اِس حکم و تجویز مین خود نقصان اُٹھا وین یا اَور مسلمانون کو ضرر پہنچا وین ۔ اِن حالات کی چند نمبر ہم اِس مقام مین وارد کرتے ہین باقی آیندہ وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہین گے لعلہم یتفکرون ٭

نمبر ۱

مسلمانونکے مناظرات و مذہبی تالیفات

جس طرز و انداز پر آج کل بعض مسلمانون کے مناظرات و مذہبی تالیفات ہو رہی ہین اگر وہ چندے اسی طرز پر رہے تو (خدانخواستہ باشد) اسلام و مسلمانون کا کام تمام ہو گا روز بروز مسلمانون مین شقاق و نفاق بڑہتا جائیگا ۔ ترقی اسلام و اتفاق قومی کا (جسکے ہوا خواہان قوم جویان ہین) کہین سراغ نظر نہ آئیگا ۔ مسلمانون کا زر ترقی باہمی خانہ جنگی مین صرف ہو کر تمام ہو گا ۔ مذاہب غیر کو بے روک ٹوک عروج ہو گا پہر مسلمانون کو سر پٹکنے اور ہاتہہ پانون مارنے سے بہی ترقی کا (مذہبی ہو خواہ دُنیاوی) موہنہ دکہائی نہ دیگا

اقوام و مذاہب غیر سے ہمسری و مقابلہ کا حوصلہ نہ رہیگا ⁘

آجکل جدہر دیکہو اور جہان جاؤ یہی پاؤگے کہ مسلمان باہم لڑرہے ہین ایک دوسرے کی مذہب کی عیب شماری کررہے ہین ایک دوسرے کے عیوب مذہب کو بذریعہ تحریرات† رسائل واخبارات شہرۂ آفاق کرتے ہین ۔ جس سے مسلمانون کے سبہی مذاہب اقوام غیر کی نظرون مین تمام جہان کے مذاہب سے ردی و بدتر معلوم ہوتے ہین ۔

† **نوٹ** اگر کوئی سوال کرے کہ تم بہی تو انہی مین داخل ہوئے جبکہ اس رسالہ مین کسی مسلمان فرقہ یا شخص کے عیب بیان کرنے لگے ۔ تو اس کا جواب یہہ ہے گو بظاہر ہمارا ان کا فعل باہم مشابہ ہے ۔ مگر اسمین اوسمین بوجوہ ذیل فرق ہے ۔ **اول** ان کا مقابلہ اپنے مخالف گروہ سے ہے ہمارا مقابلہ کسی مخالف گروہ سے نہین ہے **دوم** ان کا مقصود و ادعا فصل ہے ہمارا مدعا وصل ۔ وہ اپنے گروہ مخالف سے مخالفتہ کو بڑہانا اور انکو تہ تیغ کرکے انپر فتح پانا چاہتے ہین ہم سب گروہون کی مخالفت کو گہٹانا اور سب کو باہم ملانا چاہتے ہین **سوم** ان کا فعل ان دو دشمنون کی مانند ہے جو ایک دوسرے کے مقابلہ مین لشکر کشی و شمشیر زنی کرین ۔ ہمارا فعل اس گروہ مصالحہ جو کی مانند ہے جو اپنے زور شمشیر سے دونون کو جنگ سے ہٹادے ۔ اور جو لڑائی سے باز نہ آوے اسپر تلوار چلادے جسکی اس آیت مین ہدایت ہے ۔ کہ اگر مسلمانون کے دو گروہ آپسمین لڑین تو انکی باہم صلح کرادو ۔ پہر بہی اگر ایک گروہ دوسرے پر تعدی کرے تو اس سے تم خود لڑو یہانتک کہ وہ خدا کے حکم (مصالحہ) کیطرف رجوع کرے

> وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما فان بغت احدٰہما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ ۔ الحجرات ع ۱ ۔

با اینہمہ وجوہ فارقہ پہر بہی ہمارے فعل کو کوئی عیب جوئی و باہمی بدگوئی قرار دے تو یہہ اسکی خوش فہمی اور مسلمانون کی خوش قسمتی ہے کہ انمین حسن ظنی و اسباب صلح کلی کو راہ نہین ملتی اس تقدیر پر خدا کو کون بدلے ؟

تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ہماری (علاتی[†]) بھائی حنفیون نے ہماری (عینی[※]) بھائی اہلحدیث پر چند الزام[††] قایم کیئے اور وہ بذریعہ اخبارات[※] و اشتہارات اور ایک خط جعلی اور ایک چوورقہ رسالہ گلابی (موسومہ بجامع الشواہد فی اخراج الوہبین عن المساجد) تمام دُنیا مین مشتہر کیئے۔ چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ و ۷ جلد ۶ مین از انجملہ چند الزامات منقول ہوچکے ہین ؛

اسکے جواب مین اہلحدیث کیطرف سے اب چار جنگی رسالہ تیار ہوکر عالم مین منتشر و مشتہر ہورہی ہین اور پانچوین رسالہ کی تیاری ہورہی ہے ؛

اول رسالہ کا نام **کاشف المکائد فی ردّ من منع عن المساجد** ہے جو دہلی مطبع انصاری مین چھپکر شائع ہوا ہے اسکا حاصل یہہ ہے کہ جو باتین تمنے ہمارے ذمّہ لگائی ہین وہ تمہاری ھی مذہب مین پائی جاتی ہین۔ اسمقام مین از انجملہ چند باتین اس رسالہ سے منقول ہوتی ہین ؛

(۱) خدا کا جھوٹ بولنا اور وعید مین خلاف ورزی کرسکنا تمہاری ہی مذہب کی کتاب **شرح عقائد** مین بصفحہ ۳۷ موجود ہے۔

(۲) انبیاء علیہم السلام سے خطا و زلات کا سرزد ہونا تمہاری ہی **مرقاۃ** ملا علی قاری اور **شرح فتوح الغیب** شیخ عبدالحق و مباحثہ مولوی **محمد قاسم** مرحوم واقع شاہ جہان پور

[†] علاتی و عینی کی وجہ تسمیہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر (۱۱) جلد (۱) مین بیان ہوچکی ہین ؛

[※] جیسے اخبار نور الانوار کانپور و اخبار شیر قیصر لکھنؤ و اشتہارات مطبوعہ مطبع حسینی بمبئی جنمین صاف بیان کیا گیا ہے کہ اہلحدیث کی نزدیک (معاذ اللہ) منی اور رطوبت اندام نہانی عورت پاک ہے خواہ اُسے شکر مین ملاکر کھا دین اور سور کی چربی اور خون اور اسکی بال اور کھال اور اسکا گوہ موت پاک ہے۔ خواہ انکو کوئی کھا دے یا پیوے یا اُسکی کھال کا مصلے یا ڈول بنا وے

[††] وہ الزامات وُہی اور اِس قسم کے ہین جو مؤلف رسالہ کاشف المکائد نی بالمقابلہ حنفیون پر جمائی ہین دیکھو مسلمانونکی تہذیب بھی جو اس قابل ہے کہ مسلمان ملکر اسپر رودین رونا نہ آوے

کے صفحہ ۱۲ و ۴۸ و ۳۹ مین اور اکثر کتب اصول مذہب حنفی نور الانوار حسامی وغیرہ مین پایا جاتا ہے ؛

(۳) الف ولام خاتم النبیین کو عہد خارجی ٹھہرانے سے اگر انکار ختم رسالت نکلتا ہی تو اِس جرم کے مرتکب تمہارے ہی مولوی **عبد الحیّ** صاحب لکھنوی ہین جنہون نے رسالہ **دافع الوسواس** عن اثر ابن عباس مین اِس الف ولام کو عہد خارجی کے لئے ٹھہرایا ہے ؛

(۴) خبر واحد کا مُثبت اعتقاد ہونا جس سے تمنی انکار معجزات نکلا ہی تمہاری ہی **شرح مُسَلّم الثبوت** تالیف مولوی عبد العلی لکھنوی مین موجود ہے بلکہ تمہاری مولوی ٹونکی نے تو حاشیہ شرح نخبہ مین اسکی مثبت وجوب عمل ہونے۔ سے بہی انکار کیا ہی ؛

(۵) اجماع بلا سند کا لائق اعتبار نہ ہونا تمہاری ہی کتب اصول (**تلویح مسلم الثبوت تحریر** ابن الہمام و **شرح** تحریر عبد العلی) مین زور وشور سے بیان کیا گیا ہے۔

(۶) نجاست افتادہ پانی کو (بشرطیکہ برتنے والے کی رائے مین نجاست کا اثر دوسری جانب نہ پہنچا ہو) پاک کہنا تمہاری ہی امام کا مذہب ہی جو **درمختار** مین بصفحہ ۳۴ منقول ہی **علاوہ** بران تمہارے مذہب مین گائی بہنس کے پیشاب کو پاک لکھا ہی اور ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی اور اسکے حاشیہ مین بصفحہ ۲۶ لکہا ہے کہ اگر تہوڑا سا پیشاب پانی مین ملجائے تو اس سے وضو کرنا جایز ہے اور تمہارے مذہب مین پیشاب کے ساتھہ مردار کے چمڑے پر قرآن لکہنا جایز ہے (دیکہو فتاوی قاضیخان مطبوعہ نول کشور صفحہ ۳۶

تو انا للہ وانا الیہ راجعون ہی پڑہین۔ ہمکو ان الزامات کی نفی یا اثبات سے کچھہ بحث نہین اور نہ ہم کسی جانب کے مدعی یا طرفدار ہین صرف اتنا بتانا چاہتے ہین کہ مسلمان آپس مین اِس قسم کی بحث کر رہے ہین جس سے بحث و مقصود ہم بعد اختتام نقل الزامات ظاہر کرینگے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور **فتاوی سراجیہ** مطبوعہ نولکشور جلد ۳ صفحہ ۱۳ اور فتاوی **عالمگیری** مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۳۴ وغیرہ ؛

(۷) - شیرخوار لڑکے کو اور انسان کے بول کیطرح ناپاک نہ ٹھہرانا — صرف اسپر پانی چھڑک دینا تمہارے ہی امام کا مذہب ہی جو **مسند امام ابیحنیفہ** کے صفحہ ۱۰۳ مین منقول ہے ؛

علاوہ بران تمہاری **درمختار** مین بصفحہ ۳۶ لکہا ہی کہ اگر انگلی کو نجاست لگجاوے تو وہ چوس لینے سی پاک ہو جاتی ہے جسمین صاف اجازت ہی کہ گوہ موت والی انگلی کو مونہہ مین ڈالکر چوس لیا کرین اور اسی مین بصفحہ ۳۷ لکہا ہی کہ عورت کی اندام نہانی کی رطوبت پاک ہی جس سی تمہارے اصول پر نکلتا ہی کہ اسمین شکر ملا کر چاٹ لیا کرین

(۸) بلا انزال دخول سی غسل واجب نہ ہونا تمہاری ہی **درمختار** کے صفحہ ۱۹ مین بیان کیا گیا ہے جہان کہا ہے کہ اگر کوئی صغیرہ یا بہیمہ سی حفت ہو تو بلا انزال غسل واجب نہین ہوتا صرف عضو تناسل کا دہونا واجب ہی ؛

(۹) وضو مین بجائے پاؤن دہونیکے مسح جائز کہنا تمہارے ہی خرج† بہائیون کا کام ہے ہم تو اِس مسئلہ کے قائل کو ضال و مضل جانتے ہین ؛

(۱۰) مال تجارت مین اگر وہ یتیم کا مال ہو زکوۃ کو واجب نہ کہنا تمہارا ہی مذہب ہی - ہمارے مقتدا مولانا سید محمد **نذیر حسین** صاحب نے تو ایک فتوی مطبوعہ مطبع حنفی دہلی واقعہ ۱۹ شعبان سنہ ۹۸ ہجری مین صاف فرمایا ہی کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہے -

(۱۱) خنزیر کو پاک کہنا تمہارے ہی **طحطاوی** حاشیہ درمختار کے باب المیاہ وکتاب الصید مین بیان ہوا اور تمہاری **منیہ** مین لکہا ہی کہ خنزیر کا چمڑہ دباغت سی پاک ہوتا ہے

---

† دوسرے وتیسرے رسالہ کے مولفون نے اسکا نام ونشان بھی بتایا ہی جو صفحہ ۲۴۸ مین آویگا -

اور تمہاری درمختار کی کتاب الحظر والاباحۃ مین لکھا ہے کہ سورنی کا دودھ بکری کے بچہ کو پلایا جاوے تو وہ حلال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دودھ پاک ہے ؎

ہمارے علماء (مولینا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب وغیرہم نے تو صاف فتوٰے دیا ہے کہ اگر کسی چیز مین خنزیر کی چربی ملجاوے تو وہ چیز حرام ہے (دیکھو فتوے مطبوعہ مطبع حنفی جسکا ذکر اوپر ہوا) -

اسی قسم کے الزامات اِس رسالہ مین اور بہی ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے -

دوسرے رسالہ کا نام **عمارۃ المساجد بھدم اساس جامع الشواھد** ہے جو بنارس مطبع گلزار بنارس مین چہپکر شایع ہوا ہے - اسکا ماحصل بھی رسالہ کشف المکائد کا ماحصل ہے ؎

علاوہ بران اسی مین الزام **نمبر ۳** مین مولوی **محمد قاسم** مرحوم کو بہی شامل کر لیا اور کہا ہے کہ اونہون نے بہی رسالہ **تخذیر الناس** مین الف ولام کو عہد خارجی قرار دیا ہے -

اور الزام نمبر **۸** کی تائید مین کہا ہے کہ تمہاری ہے **بحر الرائق** اور **فتاوی برہنہ** مین لکھا ہے کہ عضو تناسل پر لف حریر یعنی باریک کپڑا لپیٹ کر جماع کرنے سی بدون انزال غسل واجب نہین ہوتا اور اپنی کتاب ہدایت القلوب القاسیہ مین اِس مسئلہ عدم وجوب غسل بدون انزال کے پائے جانیسے سخت انکار کیا ہے ؎

اور الزام نمبر ۹ کی تائید مین صاف ظاہر کیا ہے کہ وضوء مین پاؤن پر مسح تجویز کرنیوالا فتادی ابراہیمی کا مؤلف تمہارا ہے حنفی بہائی مولوی ابراہیم ہے جو آجکل ضلع اعظم گڈہ مین اہلحدیث پر لیے دے کر رہا ہے -

اور الزام نمبر ۱۱ کی تائید مین لکھا ہے کہ تمہاری ہی کتاب **غایۃ الاوطار** و فتح المعین مین پنیر شام کا (جسکا خنزیر کی چربی سے تیار ہونا مشہور تہا) استعمال ہونا بیان کیا گیا ہے

اور تمہارے ہی ایک بہائی حنفی نے اُسکو شایع کیا ہے۔ **اِس الزام** کے ضمن مین مولف رسالہ نے تمام کتب مذہب حنفی کی بے اعتباری بیان کی ہے اور اِس مذہب کے ائمہ امام ابو حنیفہ وامام محمد رضی اللہ عنہما وغیرہ پر سخت جرح وطعن کیا ہے جسکی نقل وبیان سے ہماری قلم عاجز ہے اِس جرح وطعن کے ثواب کا کامل حصّہ ہماری خیال مین اُن خیرخواہان مذہب حنفی کو ضرور ملیگا جنہون نے ناحق اہلحدیث پر تہمتین لگا کر (نوجوانان اہلحدیث) کو چہیڑا اور اُس کے مقابلہ مین اپنے اماموں کو بُرا کہلوایا۔ **سب سے** زیادہ حصہ اِس ثواب کا ہمارے دوست **اڈیٹر اخبار مشیر قیصر** لکہنؤ کو ملیگا۔ جنہون نے ہماری بار بار کی معذرت کو کہ امام ابو حنیفہ کی توہین اس گروہ کے عُلماء سے کیہینے نہین کی نہ سُنا اور اپنی اخبار گوہر بار مین مضامین توہین اہلحدیث کہ "یہہ فرقہ جدید ہے۔ اور اس گروہ کے عُلماء امام ابو حنیفہ کی توہین کرتے ہین اور ان کے مسایل مذہب ایسے ہین اور اُن کے سرگروہ مولوی سید نذیر حسین مکہ مین پکڑے گئے ہین" وغیرہ وغیرہ شایع کر کے خواہ مخواہ ایک نوجوان کو اپنے امام مذہب کا طاعن و مخالف بنا ہی لیا۔ **اب بہی** وہ ہمارے مہربان دوست اُس چہیڑ چہاڑ کو چہوڑ دین لوگونکو بلا فایدہ اشتغال دیکر اپنا اور اپنے امام کا مخالف نہ بنائین۔ ورنہ خدا جانے چہیڑ چہاڑ کا سلسلہ کہانتک پہنچیگا ؎

اِن **الزامات** کے علاوہ دس **بارہ الزام** اور اِس رسالہ مین حنفیہ پر قایم کئے گئے ہین جو اسی قسم سے ہین بلکہ ان سے بہی افحش ہین۔ از انجملہ۔ ایک یہ تمہاری کتاب **غایۃ الاوطار** مطبوعہ **مطبع صدیقی** صفحہ ۱۰۰ مین لکہا ہے کہ کُتّے کو بغل مین لیکر نماز پڑہنی جایز ہے۔

ایک یہ کہ اُسی کتاب کے صفحہ ۹۹ مین ہے کہ کُتّے کی کہال کی جاء نماز و ڈول بنانا جایز ہے ؎

اور ایک یہ کہ **قاضی خان** کے صفحہ ۱۰۰ مین تسکین شہوت کے لئے . . . . زنی کو جائز

لکھا ہے ؛

تیسرے رسالہ کا نام **جامع الفوائد** ہے جو دہلی مین مطبوع ہو کر شایع ہوا ہے۔ اسکا ماحصل بھی ان دو رسالون کا ماحصل ہے ؛

علاوہ بران اسمین **الزام نمبر ۶** کی تائید مین لکھا ہے کہ **امام ابو حنیفہ** رضی اللہ کی کتاب **مسند** مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۰۳ مین ہے کہ پانی کپڑا زمین جسم کسیطرح ناپاک نہین ہوتی۔ اور تمہارے **رد المحتار** کے صفحہ ۱۵ مین ہے کہ امام ابو یوسف نے اس حمام کے پانی سے غسل کیا جسمین چوہا مرا ہوا تھا۔ تمہاری **طحطاوی** مین بصفحہ ۲۴۵ **بحر الرائق** سے منقول ہے کہ بارش کا پانی گندگیون پر چلتا ہے اگر گندی زمین پاک زمین سے زیادہ نہین تو پانی پاک ہے۔ اور اُسی مین بصفحہ ۲۴۵ ہے کہ چھت پر نجاست پڑی ہو اور بہت ہی تھوڑا پانی اسپر چلتا ہے وہ پانی پاک ہے اور **طحطاوی** کے صفحہ ۱۵۸ مین درمختار سے منقول ہے کہ پتنالہ مین مردار پڑا ہے یا کوئی پیشاب کر رہا ہے اُس پانی مین کوئی وضو کر لے تو جایز ہے جبتک کہ نجاست کا اثر معلوم نہ ہو اور **تاتار خانیہ** مین لکھا ہے کہ سور کے بال پانی کو ناپاک نہین کرتے ؛

اور الزام نمبر ۷ کی تائید مین لکھا ہے کہ تمہاری ہی فقہ حنفی کے فتاوی **خلاصہ** اور **عتابیہ** مین ہے کہ شیرخوار کا پیشاب پاک ہی لڑکی کا ناپاک ہی اسواسطے کہ وہ دبر کو لگ کر آتا ہے۔ **چلپی** اور **اشباہ** اور **بحر الرائق** اور **کبیری** وغیرہ مین ہے کہ چوہے اور چمگادڑ کا اور بعضون کے نزدیک بلی کا اور امام محمد کے نزدیک گائے بھینس بکری وغیرہ کا پیشاب پاک ہی۔ اور **رد المحتار** کے صفحہ ۱۰۲ مین نعوذ باللہ پیشاب سے الحمد کا لکھنا بھی جایز لکھا ہے ؛

اور الزام **نمبر ۸** کی تائید مین لکھا ہی کہ حنفیون کے نزدیک زیورات وجواہرات مروارید فیروزہ لعل الماس وغیرہ مین (خواہ کرور ہا روپیہ کے ہون) اور گھوڑے خچر اور اونٹ

سواری یا بار برداری مین اور مکانات کرایہ مین (خواہ کرور ہا روپیہ کے ہون) اور نابالغون کے مال مین (خواہ کروڑ ہا روپیہ کا ہو) زکوۃ واجب نہین ہے - اور ہمارے مولانا محمد سید نذیر حسین صاحب تو صاف فتوی دیتے ہین کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہے - (دیکھو فتوی جناب ممدوح مطبوعہ مطبع حنفی دہلی) -

اور **الزام نمبر ۱۱** کے تائید مین لکھا ہے کہ یہہ مسئلہ حنفیہ ہی کا ہے اور ان کی کتابون مین ایسے مسایل اور بہت ہین --

پہر **مُلّا علی قاری** کی **مرقاۃ** سے ایک طولانی عبارت عربی نقل کی جس کا حاصل یہہ ہے کہ بانات جسکا خنزیر کی چربی سے بننا مشہور ہے پاک ہے - ایسا ہی وہ لونگیان جنکا بول سے رنگا جانا مشہور ہے پاک ہین - ایسا ہی جو پنیر فارسیون اور مجوسیون کے ملک سے آتا ہے اور اُسکی نسبت لوگ کہتے ہین کہ اُسمین مردار کی چربیان ملاتے ہین بسم اللہ پڑہکر کہا لینا حلال ہے وغیرہ وغیرہ -

اور کتب فقہ **منیہ** و **قنیہ** و **تاتارخانیہ** و **درمختار** کی وہ روائتین نقل کی ہین جنمین ذکر ہے کہ خنزیر نجس العین ہے اور اسکی کہال اور بال سے کام لینا جایز ہے اور اُسکے دودہ سے پلی ہوئی بکری حلال ہے -

چوتھے رسالہ کا نام **صیانۃ المؤمنین عن تلبیس المتبدعین** ہے جو مطبع **بحر الاسلام بنگلور** مین چہپکر شائع ہوا ہے اسکا ماحصل بھی رسایل مذکورہ بالا کا ماحصل ہے -

علاوہ بران اسمین حنفیہ کے اس بات کہ گروہ (اہلحدیث گمراہ فرقون سے ہین اور اہلسنت سی خارج ہین) جواب مین یہہ لکہا ہے کہ حنفیہ مرجیہ ہین اور بحکم فتوی حضرت پیران پیر اہلسنت وجماعت سی خارج ہین اور اسکی تائید مین حضرت ممدوح کی غنیۃ الطالبین کی عبارت عربی معہ ترجمہ نقل کی ہے - اور انہی حضرت سی یہہ بہی نقل کیا ہی کہ اہلحدیث ہی

چراغدین

اہلسنت وجماعت ہین انہی کا نام اہلسنت وجماعت ہی اور انہی کا دوسرا نام اہلحدیث ہے۔

یہہ **ان چارون** رسایل کا خلاصہ مطالب ہی۔ اس خلاصے کے بیان سے ہمارا مقصود یہہ ہے کہ ہمارے حنفی بہائی جو اپنے مخالفون کے رسایل و تحریرات نہین پڑہتے اور آنکھہ اُٹہا کر نہین دیکھتے کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے۔ وبناء علیہ وہ اَوْرون کی عیب شماری مین اپنی فتح سمجھتے ہین اور اپنے خیال مین وہ اس کاروائی سے ایکطرفی ڈگری حاصل کئے بیٹھے ہین ذرا آنکھین کہولین اور ہوش سنبہالین اور یہہ جان لین کہ ہماری تحریرات (گلابی چورقہ و اخبارات) نے کیا بد اثر پیدا کیا ہے اور ہمارے مذہب کو مخالفون کی نظرون مین کیسا حقیر کر رکہا ہے۔ اب بہی ہم اس چال کو چہوڑ دین اور اپنے مخالفون سے جو درحقیقت اُن کے موافق اور اسلامی بہائی ہین مصالحہ اور اتفاق سے سلوک کرین ٭

ہمنے تو اس گلابی چورقہ اور اسکے ہمرنگ تحریرات کی فساد کو بہت جلد بند کرنا چاہا تہا اور ان کے جواب مین صرف اس بات پر اکتفا کیا تہا کہ یہہ مسایل جو ان تحریرات مین بیان ہوئے ہین محض غلط و افترا ہین۔ جو ان مسایل کو اہلحدیث کی کتب معتبرہ سے ثابت کر دے وہ ہزار روپیہ انعام پاوے مگر جبکہ ہمارے حنفی بہائیون نے ہماری اس بات کو غنیمت نہ سمجہا بلکہ فضول شیخی قرار دیا چنانچہ **اکمل الاخبار** دہلی نمبر ۴۶ جلد ۱۸ مطبوعہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۸۳ء و **مظہر العجائب** مدراس نمبر ۴۸ جلد ۵ مطبوعہ ۲۹ نومبر مین ہمارے اس جواب کی نسبت اس قسم کے الفاظ درج ہوئے ہین تو اس سے ہمارے دوسرے بہائیون اہلحدیث کو اشتعال پیدا ہوا اور یہہ خیال آیا کہ یہہ عجیب جرأت ہی جو ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد" اور مثل اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کا مصداق ہے کہ خود ہی ہم پر تودہ تودہ اتہامات کا افترا باندہین اور ہم جب ان مفتریات سے انکار کرین تو اور ہمکو ڈانٹین۔ پس ناچار انہون نے بہی قلم کو اُٹہایا اور جواب ترکی بہ ترکی دیا اور جو نہ کہنا تہا سو بہی کہدیا ٭

ہرچند ہمکو اس خانہ جنگی و باہمی تبرّابازی سے دونو گروہ پر سخت شکایت اور نہائت رنج و افسوس ہے مگر ایمان انصاف اور عقل ہمکو اِس بات کے کہنے پر مجبور کرتے ہین کہ اِسمین زیادہ تر قصور ہمارے حنفی بہائیون کا ہی جنہون نے فیصلہ مصالحہ دہلی صدقہ محکمہ کمشنری کے بعد نئے سرے آتش فساد و عناد کو سُلگایا۔ پہلے ایک **جعلی خط قلمی** مشتہر کیا پہر **چوورقہ** گلابی کو شہرۂ آفاق کیا۔ پہر بذریعہ اخبارات و اشتہارات اہلحدیث پر تہمتون و الزامون کا مینہ برسانا شروع کیا۔ پہر ہمارے انکار و اشتہار کو غنیمت سمجھکر اُنہون سکوت و صبر اختیار نہ فرمایا بلکہ اسکو لاف و جزاف قرار دیکر اِس گروہ کے نوجوانون کو اکسایا جسکا نتیجہ یہہ نکلا جو بیان ہوا ◆

اب بہی ہمارے حنفی بہائی (علماء والامقام و اڈیٹران نیک نام) اپنی زبانون اور قلمون کو تہام لین اور حسبتہً للہ و نصیحتہ لخلق اللہ اِس خانہ جنگی کو موقوف کرین اس قسم کے مضامین کبہی زبان و بیان مین نہ لاوین اور نہ انکو اخبارون مین جگہہ دین۔ ابتک تو جانبین سے متعدد رسایل شایع ہوئے ہین خدا جانے آیندہ کس قدر رسالی اِدہر اُدہر سے نکلین گے اور ان جنگی رسالون کے کتنے کیمپ تیار ہون گے۔ کیونکہ بظاہر ماشاء اللہ کوئی ایک فریق دوسرے سے علم مین تحریر مین تقریر مین زر مین زور مین کم نہین ہی پہر ایک دوسرے سے دبے تو کیونکر دبے۔ دونون ہی فریق موچہین نیچی کر لین اور ہتہیار ڈالدین تو کام چلے ◆

ہمارے حنفی بہائیون کا یہہ **خیال** کہ اہلحدیث ہندوستان مین مٹھی بہر ہین اور حنفیہ پانچ کروڑ (چنانچہ ہمارے لایق ہمعصر اڈیٹر **اکمل الاخبار** اپنے اخبار کے نمبر ۴۵ جلد ۸ مطبوعہ ۱۳ نومبر ۱۸۹۳ء مین یہہ الفاظ درج فرما چکے ہین اور اڈیٹر اخبار نور الانوار بہی انسے متفق ہین) **نہایت دہوکہ** دینے والا خیال ہے وہ لوگ اِس خیال پر غرہ نہون آیۂ[*] **كَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيرَةً** کو غور سے پڑہین اور مصرعہ دشمن

---

[*] یعنی بہت تہوڑی جماعتین ایسی ہوتی ہین جو بڑی جماعتون پر غلبہ پاتی ہین۔

نتوان حقیر بیچارہ شمرد“ مین فکر و تدبر کرین اور یہہ بہی خیال کرین کہ گو وہ عدد مین اپنے کم ہین مگر عدد ور (سامان) مین اِن سے کم نہین - گروہ حنفیہ مخاصمین مین کون زبردست و بے مثل عالم ہی جسکی نظیر اہلحدیث مین اسوقت موجود نہین ہے اُنمین کون خوش تقریر و تحریر مولف یا اڈیٹر ہے جسکا شریک اہلحدیث مین موجود نہین ہے وعلیٰ ہذا القیاس ؛ لہذا ان پر فتح و فیروزی حلوائے بیدود نہین ہے و نظر بران بحکم اَلصُّلحُ خَیرٌ ان دونون فریق کا باہم مصالحہ کرنا اور ایک کا دوسرے کے آگے جہک جانا ہی مناسب ہے - آیندہ اختیار ہے - ہر کسے مصلحتِ خویش نکو میداند ؛

نمبر ۳

مسلمانون کے ریفارمر عُلما و اڈیٹر

ہر مِلّت و مذہب کے مذہبی خیالات کو ترقی دینی اور اصلاح کرنیوالے اُس مذہب کے عُلما ہوتے ہین اور مُلکی و دنیاوی خیالات کی مصلح و ترقی دہ ملکی اخبارون کے اڈیٹر بھی ہوتے ہین مگر آجکل مسلمانون کے اکثر عُلما و اڈیٹر مسلمانون کے مذہبی و دُنیاوی ترقی کے برعکس کوشش کر رہے ہین ؛

عُلما تو رات دن مسلمانون کے کافر بنانے اور مسلمانون کا نمبر گھٹانے کے فکر مین رہتے ہین اور کاغذ قلم ہاتھہ مین لیکر مسلمانون کے تکفیر و تفسیق و ہجران و تفریق کے فتوے لکھہ رہے - اور یہہ احکام نافذ فرما رہے ہین کہ فلان گروہ مسلمانون کو کافر سمجھو فلان کو اپنی مسجدون مین نماز نہ پڑہنے دو فلان سے ملنا بولنا چھوڑ دو وعلیٰ ہذا القیاس اڈیٹران اخبار بہی مختلف گروہ اہل اسلام سے ایک کو دوسرے سے وحشت و نفرت دلاتے ہین اور ایک کو دوسرے کا دشمن بناتے اور لڑائیان کراتے ہین ؛

عُلماء کا یہہ چال و چال تو ہم نمبر۲ جلد۵ مین بیان کر چکے ہین اِس مقام مین حضرات

مسلمان اڈیٹرون کا ذکر خیر کرنا چاہتے ہین شاید وہ ہماری نصیحت کو ملاحظہ فرماکر منصب ریفارمری کا پاس کرین اور مذہبی لڑائیون کی ترغیب و معاونت کو چھوڑ دین ÷

اکثر اخبارات ہندوستان و پنجاب کو (**بشرطیکہ اسکا اڈیٹر مسلمان خصوصاً کوئی مولوی** ہو) ملاحظہ کروگے تو اسمین مسلمانون کے دو گروہ حنفیہ و اہلحدیث کی چھیڑ چھاڑ ضرور پاؤگے - اور ان گروہ کے اعیان و اکابر کی ہجو و مذمت خواہ مخواہ اسمین دیکھوگے - اِس چھیڑ چھاڑ مین انکا حال شاعرون کا سا ہو رہا ہے کہ مضمون نیا اور دلچسپ ہاتھ آوے خواہ اُس سے امن جاتا رہے اسلام مین نقصان آئے مسلمانون مین تفرقہ و فساد راہ پائے جو ہو سو ہو ✝ - واہ شعر فہمی عالم بالا کا مطلب و مورد ناظرین کو معلوم ہوگا وہ بعینہ آجکل اکثر نامی اخبارون کے اڈیٹرون پر صادق آرہا ہے - **ازانجملہ** ایک ہمارے کرمفرما اڈیٹر اخبار **مشیر قیصری** لکہنؤ ہین جو اکثر گروہ اہلحدیث کی اعیان و علماء سے اِس قسم کی چھیڑ چھاڑ رکہتے ہین - جس سے نہ کچھہ اسلام کو منفعت پہنچتی ہے نہ حنفی مذہب کو رفعت حاصل ہوتی ہے - صرف انکا اخبار عوام اور جنگ جو عام اقوام کا دلچسپ ہو جاتا ہے اسمقام مین اِس قسم کے چند مضامین آپکے اخبار کے بطور تمثیل پیش کئے جاتے ہین ÷

(۱) اپنے اخبار ۲ مئی ۱۸۸۱ء مین خاکسار کی نسبت یہہ چھاپ دیا ”کہ انکا تشدد غیر مقلدون مین حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور یہہ لوگ حضرت امام ابوحنیفہ کو نہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین“ جسکا **جواب** ہمنے اپکی اخبار ۳۱ مئی ۱۸۸۱ء مین یہہ دیا تہا کہ یہہ بات محض غلط

✝ اگر انکی حالت یہی رہی جو اب ہے تو یہ اسلام و مسلمانون کا کام تمام کرینگی ایک مُسلمان کا دوسری مسلمان سے میل جول نہ ہونے دینگی - اتفاق و وفاق کا اسلام سے نام نشان مٹا دینگی ع گر ہمین مکتب است و این ملا کار طفلان تمام خواہد شد ÷ ایسی حالت مین بہتر ہے کہ مالکان اسلامی اخبارات (جو خود اڈیٹر نہین) بجائے ان کے بے تعصب ہنود یا عیسائی کو اڈیٹر مقرر کرین وہ اسلام و مسلمانون کو نفع نہ پہنچائینگے تو خواہ مخواہ نقصان و تفرقہ کے بہی درپے نہونگی - انکی موجودہ حالت سے تو یہہ بہی توقع نہین کہ ع مرا زخیر تو امید نیست بد مرسان ÷ پر عمل کرین -

ہے۔ ہم لوگون کو امام الائمہ فخر الامۃ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی جناب مین کمال حسن عقیدت ہے۔ جسکو جناب نے بہی اپنے اڈیٹوریل ریمارک مین تسلیم کرلیا تہا اور اسپر خوشی کا اظہار فرمایا۔

(۲) اپنے **اخبار** ۲۷ فروری ۱۸۸۳ء مین نواب صاحب بہوپال کی نسبت ایک مضمون بعنوان **مقلدین پر چوٹ** لکہہ مارا اور اسمین یہ درج کرایا کہ نواب صاحب ممدوح نے مقلّدین کی توہین مین یہہ شعر لکہا ہے ؎

مقلّد تا خرابِ بادہ آراء پرستی شد ٭ بکوئی آشنایانِ سخن بیگانہ می آید ٭

جسکا جواب ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۳ مین یہہ دیا تہا کہ یہہ سبہی مقلّدون کے حقمین نہین کہا گیا خاص گران ہی ضدیون اور ہٹ دہرمی لوگون کے نسبت کہا ہی جنکو خود حنفیہ کے محققین مولوی عبد الحی صاحب لکہنوی وغیرہ نے بہی برا کہا ہے۔

اور ایک **جواب** اسکا سیّد مولوی جمال الدین ڈاکٹر کہوڑہی ضلع ساگر نے بہی دیا تہا جو اخبار **جریدۂ روزگار** نمبر ۴ جلد ۹ بہی چہپا ہے ٭

ایک **جواب** اِسکا مولوی عبد الکریم ہوشنگ آبادی نے دیا تہا جو کسی پرچہ اِسی جریدہ روزگار مین چہپا تہا۔ پہر اِسکا جواب مشیر قیصر نے بڑی سختی سے دیا جسکا آخری جواب مولوی عبد الکریم ہوشنگ آبادی نے جریدہ روزگار نمبر ۴۵ جلد ۹ مین چہپوایا جسمین اڈیٹر مشیر قیصر کی سختی و چہیڑ چہاڑ کا ثبوت دیا ہی ٭

(۳) آپنے اخبار **۲۵ ستمبر ۱۸۸۳ء** مین یہہ چہاپ دیا کہ مولوی **نذیر حسین** صاحب محدّث دہلوی **بمبئی** پہنچے تو وہان کے علماء اِس قسم کے **سوالات** کہ آپ کے مذہب مین خنزیر کا گوہ موت اور اُسکی چربی اور خون اور بال کہال پاک ہی" لیکر آپسے مباحثہ کے خواستگار ہوئے ٭

(۴) پہر اپنے **اخبار** ۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین بتقلید اخبار نور الانوار یہہ چہاپا کہ مولانا محمد ح

نے اُن سوالات کا جواب کافی نہ دیا **جسکا جواب** ہمنے آپکے اخبار ۱۶ر اکتوبر ۱۸۸۳ء مین چھپوایا اور آپنے بھی وہ جواب تسلیم کرلیا ؛

(۵) آپنے اخبار ۱۶ر - اکتوبر ۱۸۸۳ء مین گروہ اہلحدیث کی نسبت یہہ مشتہر کیا کہ "یہہ نیا فرقہ ہے" "اسکا اصول حنفی مذہب سے لوگون کو پھیرنا اور امام ابو حنیفہ کی توہین کرنا ہے" جسکا **جواب ہمنے** اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ اور آپ کے اخبار کے نمبر ۴۵ مورخہ ۶ر نومبر مین یہہ دیا تہا کہ ہم ابو حنیفہ کے طعن و توہین کو بد دینی جانتے ہین ہمارے یا کسی اور عالم گروہ اہلحدیث کی کلام مین آپنے امام کی توہین پائی ہے تو اسکی نشان دہی کرین - اس کے جواب مین

(۶) آپنے اُسی پرچہ اخبار ۸ر نومبر مین ایک لفظ قلت حدیث ہماری کلام مین اور ایک لفظ مزجاۃ نواب صاحب بہوپال کے کلام مین امام اعظم حنیفہ کی نسبت نکال کر درج کیا - جسکا جواب ہمنے اس اخبار کے نمبر ۳۷ مطبوعہ ۸ نومبر مین یہہ دیا کہ یہہ الفاظ کمال نیک نیتی اور مقام مدح امام والا مقام مین استعمال کئے گئے ہین بدنیتی اور طعن کے طور پر نہین کئے گئے - جسپر بھی آپکا دل خوش نہ ہوا اور ہمکو اپنی مخالفت و طعن و توہین امام سے بری نہ کیا ؛ ہمارے جواب کے حاشیہ مین ننہی ننہی دو حرفی ایسے نوٹ لگائے ہین جنسے آپ کی ناخوشی و سوء ظنی مترشح ہوتی ہے - **مگر پر ایک منصف و محقق** حنفی اڈیٹر اخبار جریدہ روزگار نے اپنی پرچہ نمبر ۴۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۷ر نومبر ۱۸۸۳ء مین ایک منصفانہ **محاکمہ** لکہا اور اسمین ہماری حق مین فیصلہ کیا اور ثابت کردیا کہ یہہ کلمات امام صاحب کی توہین کے کلمات نہین ہین ؛

(۷) - آپنے کسی پرچہ ماہ اگست مین نواب ممدوح کی نسبت یہہ اعتراض کیا کہ اونہون نے تصویر پر انعام دیا یا دلوایا ہے اور اُس کے ضمن مین ہم پر یہہ اعتراض کیا کہ ہمنے انکو باین حالت مُجدّد کہا ہے جسکا **جواب** ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶

مین دیا جسپر اوربہی آپکو غصہ آیا ⁜ اور آپ نے

(۸ پرچہ نمبر ۵ ۶۴ جلد ۷ مین نواب صاحب کے حقمین جو عرفاً شرعاً عقلاً کہنا چاہیئے تہا سو کہا ⁜

(۹) اخیر مین آپنے اخبار نمبر ۴۸ مورخہ ۲۷ نومبر مین سرگروہ اہلحدیث حضرت مولینا سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی نسبت بتقلید اخبار نور الانوار یہ مشتہر کیا کہ جناب ممدوح بارادہ حج مکہ مین پہنچے تو بادشاہ نے چہہ مسلح سپاہی بہیجکر انکو پکڑوا منگوایا اور انکو قید کرنا چاہا آخر اونہون نے لامذہبی سے توبہ کی اور حنفی المذہب ہونے کا اقرار کیا تو انکو چہوڑا۔ اور مولوی رحمت اللہ نے اُنکی ضمانت دی تو انکو مدینہ جانے دیا۔ اُن کے مدینہ سے واپس آنے پر انکا مقدمہ ہوگا۔ ہمارے رائے مین مکہ والون سے بہول ہوئی اور افسوس ہے کہ ہمارے لایق اوڈیٹر ان نے بہی انکو یہ رائے وصلاح نہ دی کہ سیّد صاحب ممدوح کو محرم محترم مین شہید کردیتے اتنی قیل وقال کیون کی۔ سیّدون کا شہید کرنا تو بڑا کار ثواب ہی۔ چنانچہ پہلے مسلمانون نے انکی جدّ امجد حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا یہ پکّے مسلمان تہے تو انہی کی پیروی کرکے یہ ثواب کماتے نواسہ کو نانا کے ساتہ ملاتے۔ **سبحان اللہ** کیا مسلمانون کے مقدس مشاہد کے حالات اور مسلمانون کے بادشاہون کے فضایل کس فخر ومباہاۃ کے ساتہ بیان ہوتے ہین اگر یہہ حالات وفضایل سچ ہین تو تم سن لوگے کہ ایک ایک دن ہندی حاجیون کے حفظ امن کے لئے خاص مکہ شریفہ مین بہی انگریزی کانسل (جیسا کہ جدہ مین ہے متعین ہوگا۔ اور سلطان روم کی بدانتظامی شہرہ پاکر اسکا رہا سہا رعب بہی روم کی راہ لیگا۔ یا کعبہ کا حج بہت لوگون سے متروک ہوگا۔ ان سب کارروائیون کا اجر وثواب انہی شیر بہادر مسلمانون کو نصیب ہوگا۔ اللہم احفظنا منہ ⁜

اس قسم کی اور چھیڑ چھاڑ آپ کے اخبار گوہر بار مین اہلحدیث کی حقمین پائی جاتی ہے جن سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے ٭

از انجملہ اڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور ہین یہ صاحب ہمیشہ گروہ اہلحدیث سے نہ صرف معمولی چھیڑ چھاڑ رکہتے ہین بلکہ حد سے بڑہکر انکی تحقیر و توہین کرتے رہتے ہین اور اس امر کو کمال دیانت و حمایت اسلام جانتے ہین۔ انکے اس قسم کے مضامین ہم کہان تک شمار کرین تمثیل کے لئے وہی مضامین کافی ہین جو اڈیٹر مشیر قیصر نے آپ سے نقل کئے ہین اور ان کے ساتھ بحث و خطاب سے ہمکو تسلیم و اصلاح کی امید کم ہے بلکہ یہ خوف ہے کہ بجائے اسکے ہم ہدف سہام سب و ملام بنین لہذا سکوت بہتر ہے ٭

از انجملہ اڈیٹر اخبار مظہر العجائب مدراس ہین اپنے اخبار ۱۵ مارچ ۱۸۸۳ء مین مضمون مقلدین پر چوٹ کو شایع کیا اور عامہ حنفیہ کو اہلحدیث کی طرف سے بدظن و ناراض کیا ٭

اور اخبار یکم نومبر ۱۸۸۳ء مین چودہوین صدی کے حالات مین ایک شاعرانہ مضمون لکہا اسمین اوائل تیرہوین صدی کی نو ایجاد چیزون سے مذہب وہابیہ کا ایجاد قرار دیا اور اسکے اواخر کی ایجادون سے مذہب نیچری کا ایجاد شمار کیا۔ اور یہہ فرمایا کہ بمصداق اول باخر نسبتے دارد نیچریون کو وہابیون سے کمال مناسبت ہے۔ جسوقت انسان پکا وہابی بنجاتا ہے اور غیر مقلّدین کے کہلے میدان مین آجاتا ہے تو ضرور بیدینی اختیار کرتا ہے۔ اسکی شہادت مین آنرابیل سیّد احمد خان۔ کا اوایل مین آمین و رفعیدین کرنا اور اخیر مین نیچری ہوجانا بیان کیا۔ پہر اوائل صدی مین عبد الوہاب نجدی کا ظاہر ہونا اور حرمین وغیرہ مشاہد مسلمانون پر بے ادبی کے ساتھ سلوک و تسلط کرنا بیان کیا۔ آخر مین نواب صاحب بھوپال کے نسبت یہہ اتہام قایم کیا کہ وہ ہندوستان کے وہابیون کے سرگروہ ہین۔ اور امام ابوحنیفہ کی تردید مین کتابین تصنیف کر کے بصرف زر خطیر مصر و قسطنطنیہ کے مطابع مین چہپواتے ہین الخ۔

محمد بخ

اور اخبار ۲۰ نومبر ۱۸۸۳ء مین نواب صاحب بہوپال کی توہین مین ایک مضمون اخبار شیر قیصر سے نقل کیا جسکا ذکر اس اخبار کے مضمون نمبر ۸ مین ہوچکا ہے ؛

اور اخبار ۲۹ نومبر مین "علیہ اخبار نورالانوار جیہ ملک کو جسمین اہلحدیث کے جنازہ کا ذکر ہے مشتہر کیا اور ہمارے اشتہار کا جواب اکمل الاخبار سے نقل کردیا و علی ہذا القیاس

از انجملہ اخبار اکمل الاخبار دہلی و ارمغان دہلی و کشف الاخبار بمبئی و آفتاب پنجاب لاہور و طوطی ہند میرٹھ و کوہ نور لاہور وغیرہ ہین۔ انمین سے بہی جس اخبار کو ملاحظہ کروگے اسمین مسلمانون کے باہم لڑانیوالے مضامین ضرور پاؤگے۔ اس مقام مین اخبار اکمل الاخبار سے ایک اس قسم کا مضمون نقل کرتے ہین کیونکہ اسپر ہم کسیقدر بحث کرنا مد نظر رکہتے ہین ؛

آپ اخبار نمبر ۴۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۳ نومبر مین ہمارے اشتہار مندرجہ نمبر ۹ جلد ۶ کے جواب مین ہمارا وعدہ ایک ہزار روپیہ انعام کو فضول شیخی قرار دیکر فرماتے ہین کہ ان عقاید و عملیات کو جو گلابی چوورقہ مین اہلحدیث کیطرف نسبت کئے گئے ہین اپنی کتابون مین جنکا حوالہ اس رسالہ مین ہے ملاحظہ کرو اور اگر تم کو ان کتابون مین وہ مسایل نظر آوین تو ہمارے پاس حاضر ہوجاؤ۔ اسکے بعد زر انعام جسمین سے پانچ سو روپیہ ازراہ ترحم ہمکو معاف کئے گئے بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی بہیجدو۔ اور اسمین گورنمنٹ کو یہہ صلاح دیتے ہین کہ مخالفین گروہ اہلحدیث ہندوستان مین پانچ کروڑ آدمی ہین اور اہلحدیث مٹہی بہر۔ ان مٹہی بہر مفسدون اور باغیون کے کہنے سے ان پانچ کروڑ کو گورنمنٹ کچہہ نہ کہے اور نہ پوچہے صرف ان مٹہی بہر لوگون کو ان عقاید سے توبہ کراوے اور انکی کتابون کو جلادے وہ توبہ نہ کرین تو انکو سزا دے یا اُن کو مسلمانون کی مسجدون سے نکالدے اور جدا کرے ؛

یہ یہ اُن ملکی بیقرار مردون کی کارروائیون کی مختصر **رپورٹ** ہے جو پہلی ہی ان

حضرات کی سامنے پہر اور ترقی خواہان اور اتفاق جویان ملک کے آگے پیش کیجاتی ہے جس سے ہماری غرض و مقصود† یہ ہے کہ یہ حضرات والامقام اور دیگر خیرخواہان اسلام و ترقی جویان اہل اسلام خصوصًا وہ سوسائٹیان و اخبارات جو ترقی قومی کا دم بہرتی ہین اور اتفاق اسلامی کو اپنا اعلی مقصد و اصل مُدّعا قرار دیتی ہین اسپر اپنے اپنے ریویو (راے) ظاہر کرین کہ آیا یہ روش جو ان اخبارون کے اڈیٹرون نے اختیار کر رکہی ہے اِس سے اسلام یا خاص کر مذہب حنفی کی ترقی و رفعت مقصود ہے یا اس سے مسلمانون مین باہم عناد و بغض و فساد پہیلنے اور اہلحدیث کا دشمن مذہب حنفی اور حنفیون کا دشمن اہلحدیث ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ کیا عجیب عامہ اہلحدیث ان اخبارون کو پڑہکر یہ یقین کر لین گے کہ اِن کے مقتدا و پیشوا ے مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی سے اہل مکہ نے یہ سلوک کیا ہی جو ان حضرات خیرخواہان مذہب حنفی نے بیان کیا ہی تو وہ اہل مکہ کو مشرکین مکہ کی مثل (جنہون نے آنحضرت کو مکہ سی نکال دیا اور حدیبیہ کی سال حج نہ کرنے دیا تہا) یا اُن مروانیون کی مثل (جنہون نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو مکہ مین شہید کیا تہا) یا اُن یزیدیون کی مانند (جنہون نے حضرت امام حسین کو کربلا مین شہید کیا تہا) قرار نہ دینگے؟ اور کعبہ شریفہ کے حج کو اِس جور و تعدی و رفع امن کے سبب اپنے ذمہ سی ساقط سمجہکر اس فرض اتفاقی کو ترک نہ کرین گے؟ اور جب مذہب اہلحدیث کی نسبت اُن حضرات کی یہہ الفاظ سنین گے کہ یہ مذہب جدید ہے یا یہ محمد بن عبدالوہاب کی تجدید ہے تو اِس کے مقابلہ مین وہ چارون مذاہب اور چارون مصلون کو محدث و بدعت قرار

---

† ایک مقصود اِس رپورٹ سی یہ بہی ہے کہ عقلمند انصاف پسند ناظرین یہ داد دین کہ زیادہ تر اور پیشتر چہیڑ چہاڑ کس گروہ کیطرف سی ہے گروہ اہلحدیث سی یا حضرات حنفیہ سی۔ اور ہماری دوستون کی یہ شکایت کہ حنفی مذہب سے لوگون کو پہیرنا اہلحدیث کا اصول ہے اور اکثر چہیڑ چہاڑ انکی طرف سی ہو رہی ہے کس قدر صحت کی قریب ہی؛

نہ دین گے ؟ اور جب وہ اپنے اکابر علماء کی توہین کے الفاظ ان اخبارون مین پڑہینگے تو وہ از راہ حمیت جاہلیت حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ کو (خدا انکو اپنی رحمت مین دہانک لے) صلواتین و تبرّے سے نہ سنائینگے ؟ **اس جانب** سے یہ باتین وقوع مین نہ بھی آئین **تو کیا** جانب ثانی (**حنفیہ**) جنکی خاطر یہ مضامین ان اخبارون مین درج ہوتے ہین ۔ اس جم غفیر کلمہ گویون کو (جنکی تعداد ان ہی اخبارون مین اسّی لاکہہ بتائی گئی ہے) دائرہ اسلام سے خارج اور معابد و مشاہد اسلام سے علیحدہ نکرین گے ؟ اور درپئے ان کے قتل و ایذا کے نہ ہونگے ؟ **اور یہہ امور** خواہ کسی جانب سے واقع ہون ترقی و اتفاق قومی کے مزاحم و مانع نہ ہون گے ؟ موجب خلل نظام عام و رافع امن کافہ انام (جو اصول سلطنت کے بہی مخالف ہے) قرار نہ پائینگے ؟ **اس امر کیطرف ہم گورنمنٹ کو بھی توجّہ دلانا چاہتے ہین جیساکہ اپنی اعیان قوم سے اسکے خواسگار ہین ۔**

ہماری راے ناقص مین تو اس کارروائی سے نہ اسلام کا فایدہ ہے نہ حنفی مذہب کی ترقی متصور ہے بلکہ اس سے ان برعکس نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ۔ چنانچہ نمبر اول مضمون "مسلمانون کی خوفناک حالت" مین ہم اجمالی اشارہ کر چکے ہین اور اُسکی تفصیل اس مضمون نمبر ۲ مین کرینگے ۔ اور اسیوجہ سے ہمکو اپنے ان † دوستون پر سخت افسوس و شکایت ہے کہ اُنہون نے ایسے مضامین مفاسد خیز فتنہ انگیز کو اپنے نامی اخبارون مین مشتہر کیا ۔

سب سے زیادہ اپنے دوست **اڈیٹر اخبار شیر قیصر پر افسوس** ہے کہ باوجودیکہ وہ ایک **مہذب** و انصاف پسند و متین آدمی ہین (چنانچہ انکے بعض مضامین اخبار اور بعض خطوط جو ہمارے نام آئے ہوئے ہین ہمارے اس خیال کے مصدق ہین) اور وہ اس گروہ اہلحدیث کو مسلمان بھی جانتے ہین گلابی چودرتہ والون کی طرح کافر و خارج از ملت نہین سمجھتے ۔ بلکہ اس گروہ کے بعض اعیان و علماء کی تعریف بھی کر چکے ہین علی الخصوص

---

† **اڈیٹر اخبار کوہ نور** لاہور بھی ان سے کچہہ کم **مستحق افسوس** نہین ہین گو ہمکو اُن سے کوئی خاص نسبت نہین ہے جسکی نظر سے ہم انپر زیادہ افسوس کرین مگر جو ان کے کمالات اور ریفارمری خیالات اُن کے دوست مشتہر کرتے ہین اُن سے ایسے مضامین تفرقہ انگیز کا بلا رد و قدح نقل کرنا نہایت بعید ہے ۱۲

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی شان مین وہ اپنی اخبار نمبر ۴۲ جلد ۷ مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ و ۳ مین یہہ الفاظ لکھہ چکے ہین اس مذہب کے زبردست عالم چند شخص سمجھے جاتے ہین ۞

(۱) مولینا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی
(۲) مولینا محمد حسین صاحب لاہوری
(۳) نواب صدیق حسنخان بہادر قنوجی

مولینا نذیر حسین صاحب سے تو ہم خوب واقف ہین کہ وہ اعلی درجہ کے عالم اور بزرگ ہین خصوصًا علم حدیث آپکا مستند ہے آپ کو وہابیت کی طرف منسوب کرنا نہایت درجہ افسوس کی بات ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ جناب ممدوح کی بعض تصانیف سے ایسا پایا گیا ہے کہ آپ تقلید کو پسند نہین کرتے ہم نہین کہتے کہ ایسے عالم کا ایسا خیال عوام مین شایع کرنا کہانتک درست و سچا ہے مگر اتنا کہین گے کہ خیر اگر اتنا بڑا عالم غیر مقلد ہو جائے تو عام لوگون کو اسپر نکتہ چینی کرنا کسیطرح زیبا نہین ہے الخ - اور **سوالات** علماء بمبئی + کو اسی پرچہ اخبار مین لغو و سفاہت قرار دے چکے ہین - چنانچہ انکی اصل عبارت حاشیہ مین منقول ہے -

---

+ آپ فرماتے ہین ہمکو بڑی حیرت اور افسوس سے یہہ بات کہتے ہین کہ جو باتین علماء بمبئی نے اشتہار مین بیان کی ہین وہ محض لغو ہین اگر کوئی ایک شخص انکو لکھتا تو اسی کی عقلمندی ثابت ہوتی جس حالت مین کہ یہہ فعل ایک جماعت کے ساتھہ منسوب کیا گیا ہے تو کمال افسوس ہوتا ہے - مانا کہ فرقہ غیر مقلدین بالکل نیا ہے اور ہماری اُن کے فروعات مین کچہہ مخالفت ہے مگر آخرش یہ لوگ اہل اسلام کہلاتے ہین اور مسلمان ہونیکا دعوی کرتے ہین پہر انکی نسبت بیدہڑک بلا حوالہ کتاب یہہ کہدینا کہ وہ کتے اور سور کے گوہ موت وغیرہ کو پاک سمجھتے ہین محض بیدلیل بات ہے ایسی معزز جلسہ کا کام یہہ تہا کہ فرقہ مذکور کی تصانیف سے کچہہ باتین اخذ کرکے اسپر جرح و قدح کرتے نہ یہ کہ عام بازاری گپون پر اکتفا کرکے ایسی خرافات خط مین درج کی گئی × × × × جبکہ ایک حوالہ بھی کسی کتاب کا نہین ہے تو پہر کیون کر کوئی تسلیم کر سکتا ہے سوا اسکے کہ اپنی سفاہت ثابت ہو - اخبار مشیر قیصر نمبر ۴۲ جلد ۷ مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۳ء -

پہر پرچہ اخبار نمبر ۴۶ جلد ۷ مطبوعہ ۴ر نومبر مین بعض تصانیف نوابصاحب بہوپال مین پانچ مسایل ((۱) طہارت آب ۔ (۲) پیشاب بچہ شیرخوار ۔ (۳) قصر نماز ۔ (۴) زکوٰۃ مال تجارت ۔ (۵) مرد کے لئے سونے کے سوا اور چیز کی حلت) کا پایا جانا کسی عالم مجہول الاسم سے نقل کر کے آپنے فرمادیا اگر یہہ خبر صحیح ہے تو تعجب ہے کہ علماء بمبئی کے سوالات پر جناب مولینا صاحب لاہوری نے کیون بُرا مانا ۔ چونکہ مندرجہ بالا خط ایک عالم نے لکہا ہے جو بہت بڑے محدث ہین اِسواسطے اسپر کسیطرحکا شک بہی نہین ہوسکتا ہمکو امید ہے کہ مولانا صاحب لاہوری یہہ شبہات رفع فرماوینگے ۔ اور یہ خیال نہ فرمایا کہ اِن مسایل کو اِن سوالات سے جنکو ہم لغو وسفاہت قرار دے چکے ہین اور کسی مسلمان کو اسکا قایل نہین جانتے ۔ کیا تعلق ہے کہ اِن مسایل کے نواب صاحب کی کتابون مین پائے جانے سے وہ سوالات بہی مطبوع طبع سامی ہوگئے اور ان سوالون پر ہمارے بُرا ماننے کی اب وجہ پوچہنے لگے ۔ اور پرچہ اخبار نمبر ۴۸ جلد ۷ مطبوعہ ۲۷ نومبر مین آپنے مولانا محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر مکہ مین مواخذہ ہونیکا قصہ بتقلید اخبار نور الانوار اِن الفاظ سے بیان کیا ۔ کہ محمد عمر مؤذن نے مولوی نذیر حسین صاحب کی لانذہبی وایمہ مجتہدین کو بُرا کہنے کا ماجرا پاشاء شریف مکہ سے جاکر بیان کیا تو وہان سے چہہ سپاہی ترک مسلح آئے اور انکو معہ ہمراہیان گرفتار کرکے لیگئے ۔ پاشاء مکہ نے بواسطہ شیخ العلماء مفتی سید احمد وجلانی (صحیح لفظ وجلان ہے) کے مولوی رحمت اللہ نزیل مکہ سے انکا حال غیر مقلدی کا دریافت کرکے انکو قید کرنیکا حکمدیا ۔ جب اس واقعہ کو وکیل کونسل نے سُنا تو پاشاء موصوف سے آکر کہا کہ یہہ لوگ رعایائ ہندسے ہین انکا فیصلہ ہمارے سپرد کرو تو مناسب ہے جواب ملا کہ اگر تم اِن کی ضمانت کرو تو کیا مضایقہ ہے ۔ اِسپر وکیل مذکور نے انکار کیا ۔ پس پاشاء نے انکو حوالات مین بہیجدیا اور کہا کہ تمکو ہم بحراست ترکون کے جدہ مین بہیجدینگے ۔ مطوف نے عرض کیا کہ یہہ لوگ مدینہ طیبہ جانیکا قصد رکہتے ہین ۔ پاشا نے جواب دیا کہ یہہ لوگ تو

صاحب مدینہ علیہ التحیۃ والسکینہ کو مردہ جانتے ہین وہان جاکر کیا کرینگے - پہر سُنا گیا کہ اونہون نے مع ہمراہیان شریف مکہ کے سامنے غیر مقلدی سے توبہ کی اور حنفی مذہب ہونیکا اقرار کیا اور انعقاد محفل میلاد شریف کو مستحسن جانا - بعد اسکے حکم ہوا کہ اگر مولوی رحمت اللہ صاحب انکی ضمانت کرین تو یہ لوگ مدینہ شریف جا سکتے ہین بعد مراجعت کے مقدمہ انکا علماء حرم محترم کی تجویز سے فیصل ہوگا - اور یہہ **خیال** نہ فرمایا کہ ہم تو ابہی مولانا ممدوح کو ترک تقلید وعمل بالحدیث کی اجازت کا سارٹیفکٹ دی چکے ہین پہر انکی نسبت لفظ لامذہبی (جو عمل بالحدیث وترک تقلید سے عبارت ہے) اور اُسکے لوازم وسزائین کس مُنہہ سے نکال لیتے ہین - اور ایسے واہی مضمون کو جسمین ایسے نالایق الفاظ درج ہین کیون درج اخبار کرتے ہین اور اگر اسکو نیا اور حنفیہ پسند اور اخبار کو حنفیہ کا دلچسپ بنانیوالا مضمون سمجھکر نقل ہی کرنا ضروری تہا تو ان نالایق الفاظ کی نسبت تو اپنی عدم رضا کا اظہار کیا ہوتا ٭

ہم **نہین جانتے** کہ ہمارے دوست کی قوۃ حافظہ پر نسیان کا غلبہ ہے کہ کل کا لکھا ہوا مضمون آج یاد نہین رہتا یا عدم استقلال وسرعت انتقال آپکی طبیعت مین داخل ہے **بہر حال** ان مضامین مخالف نفس الامر واعتقاد کے درج اخبار کرنیسے ہمکو اس دوست پر سخت افسوس وشکایت ہے **آیندہ** وہ اس شکایت کا ازالہ کرین خواہ اسپر اور ناراض ہوکر اور تیز ہون مگر یہہ یقین کرلین کہ ادہر سے بہی شکایت دوستانہ بند نہ ہوگی آپ جہانتک چاہین اس سلسلہ شکایت کو پہنچائین ٭

اِن مضامین کی صحت وصداقت کی نسبت بہی ہمکو **بحث** مدنظر ہے مگر **چونکہ** یہہ مقام جسمین ہم مسلمانون کے حالات پر افسوس کرنا چاہتے ہین مقام تعزیت ونصیحت ہے اسلیئے ہم اس مقام مین اس بحث کو چہیڑنا مناسب نہین سمجہتے - اس بحث کو (جہانتک اس پرچہ مین کرنا چاہتے ہین) ختم کرکے اِسی پرچہ مین ان مضامین کی صحت وصداقت پر

پر بھی بحث کرینگے اور ناظرین کو روشن دلایل اور واضح براہین سے ثابت کر دکھاینگے کہ اِن یکطرفی ڈگریون اور خانہ ساز فتوح و فیصلون کو صحّت و صداقت سے کہانتک تعلق ہے اور اہلحدیث فرقہ جدید ہے یا قدیم اور محدد کیا معنی رکہتا ہے جو در گفتن نمی آید کا مصداق ہے اور ائمہ مجتہدین کی توہین کرنیوالا کون گروہ ہے اور حضرت مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کو مکہ شریفہ مین کیا واقع پیش آیا وغیرہ وغیرہ

نمبر ٣

مسلمانون کے معابد و مساجد

بانئی اِسلام (خدا تعالی و پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام) نے تو مسجدون کو خدا کی عبادت کے لئے وسیع کیا ہے۔ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی مسجدون
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مین خدا کا نام لینے سے مسلمانون کو روکے اِس
اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ - ١ - بقرع ١٣ سے زیادہ ظالم کون ہے ؞

اور آنحضرت صلعم نے خاص مسجد نبوی مین بخران کے عیسائیون کو نماز ادا کرنے سے نہ روکا بلکہ روکنے والون کو منع کر دیا۔ پس اُن عیسائیون نے اپنے طور پر اور اپنے قبلہ کی طرف مونہہ کر کے آنحضرت کے روبرو نماز کو ادا کیا (چنانچہ اشاعۃ السّنہ نمبر ١٢ جلد ٥ مین صفحہ (٣٦١) اِسکی تفصیل و تخریج روایت ہو چکی ہے۔

اور خاص کر اس مسجد پاک کی نسبت (جسکو بیت اللہ اور حرم محترم اور مسجد الحرام کہا جاتا ہے) تو خدا تعالی نے یہہ فرما دیا ہے کہ ہمنے اِس گھر کو تمام لوگون کے لئے مرجع (یا
وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا جائی حصول ثواب بنایا) اور جائے امن کر دیا۔ اور
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ **فرمایا** جو منکر ہین اور خدا کی راہ اور مسجد الحرام سے
اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ (جنکو ہمنے سب لوگون کے لئے وہان کے رہنے والی ہون

لِلنَّاسِ سَوَآءَ الْعَاكِفُ فِيْهِ الْبَادُ وَ
مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (الحج ۱۳۶)
اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا۔ قصص ع۶
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَاهُ حَرَمًا اٰمِنًا وَّ
يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ۔ عنکبوت ع۷
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ عمران ع ۱۰

خواہ باہر کے یکسان بنایا ہے) روکتے ہین ہم اُنکو اور اُن لوگون کو جو اس مسجد مین کجروی اور ظلم کا ارادہ رکہتے ہین دُکہ کی مار چکہائین گے ⁂ **اور فرمایا** ہمنے انکو امن والی حرم مین جگہہ نہین دی ؟

اور فرمایا کیا وہ نہین دیکہتے ہمنے اُسکو امن والا حرم بنا دیا اور اُسکے اِردگرد سے لوگ اُچکے جاتے ہین اور فرمایا جو اس گہر مین داخل ہوا اُس نے امن پایا۔

وبناءً علیہ اکابر ائمہ السلام خصوصاً امام الائمہ فخر الامۃ حضرت امام ابوحنیفہ عبداللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کسی جرم شرعی کا ارتکاب کرے مرتد ہو جاوے یا کسیکا خون کر ڈالے اور پہر وہ حرم محترم مین آکر پناہ گزین ہو تو اس سے تعرض نکرے ہان اُسکو کہانیکی مدد ندین تاکہ وہ خود ہی لاچار ہوکر حرم سے باہر آجاوے ⁂

وعند ابی حنیفۃ من لزمہ القتل بردۃ او قصاص او غیرھما لم یتعرض بہ ولکن الجئ الی الخروج۔
تفسیر بیضاوی (جلد ۱ ص۱۲۷)

مگر آجکل کے مسلمانون نے مسجدون اور خاصکر مسجد الحرام (مامن خلایق) کو ایسا تنگ و محدود کر رکہا ہے کہ اب انکا نام خالہ جی کے باڑے اور باداجی کا گہر رکہا جانے لگا ہے وہ جسکو چاہتے ہین **اون** مسجدون مین عبادت کرنے دیتے ہین جسکو چاہتے ہین انہین عبادت کرنے پر ذلیل کرتے ہین **انکی** مسجدون مین عیسائی یا یہودی کب عبادت کرنا پاتے ہین وہ اپنے مسلمان بہائیون کو (جو صرف بعض فروعات مین انسے اختلاف رکہتے ہین) تو انہین گہسنے ہی نہین دیتے **اور اگر** کوئی خود بخود آگہسے تو اُسکی اچہی طرح خبر لیتے ہین۔ شیعہ کا کیا مقدور ہے کہ سُنیون کی مسجد مین بے کہٹکے شیعہ طور پر نماز ادا کرے۔ اہلحدیث کی کیا مجال ہے کہ جس مسجد مین چاہے رفعیدین و آمین بالجہر کرکے نماز پڑہ لے۔

+ دیکہو رسایل انکے مخالفین کے انہین کیا کچہہ کہا ہے کہ مسجد نہ ٹہری انکی باواجی کا بالاخانہ ٹہرا وغیرہ وغیرہ ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ فتوے عام مسلمانون کو اِن کے **مقدس مولوی** صاحبون نے دئے ہین اور اس باب مین متعدد رسالہ تالیف کر کے مشتہر کر دئے ہین +

تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ایک لودہیانہ کے مولویصاحب نے صوبہ بہار مین پہنچکر اہلحدیث کو مسجدون سے نکالنے مین بہت زور لگایا اور اِس مضمون کا ایک رسالہ جس کا نام نامی انتظام المساجد باخراج اهل الفتن والمفاسد ہے شہر عظیم آباد پٹنہ مین چہپوا کر مشتہر کیا اِسمین آپنے **اہلحدیث کو قتل** کر ڈالنے کا بھی فتوے دیا ہے جسکا اثر تہوڑے دنون کے بعد اس نواح کے بعد یہ پیدا ہوا کہ ضلع شاہ آباد مین اہلحدیث و حنفیہ مین ایک مسجد مین نماز پڑہنے پر ایسی لڑائی ہوئی جسمین بر طبق بیان فریق حنفیہ تلوار بھی چلی۔ اِس رسالہ مین مولویصاحب موصوف نے اہلحدیث کو مسجدون سے خارج کرنے پر یہہ دلیل پیش کی ہے کہ یہ لوگ مشرک ہین کیونکہ یہہ ہم لوگون کو مشرک کہتے ہین اور مشرکون کو مسجدون مین نماز پڑہنے دینے سے آیہ وَمَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ یعنے مشرکون کو لایق نہین ہے کہ خدا کی مسجدون کو آباد کرین) مانع ہے +

اور اِس دلیل مین آپنے غور فرما کر یہہ باتین نہ سوچین کہ **اوّلاً** عام اہلحدیث کا حنفیہ کو مشرک کہنا کب مسلم ہے۔ یہہ بات اہلحدیث کے اعتقاد و اصول مذہب مین داخل نہین ہے۔ اور اگر کسی خاص اہلحدیث نے کسی خاص حنفی کو کسی خاص سبب سے جب شرک کی نظر سے مشرک کہہ بھی دیا تو یہہ کُل اہلحدیث کی طرف سے کل حنفیہ کے حق مین کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے ؟

ثانیاً۔ اگر کسی مسلمان کو مشرک یا کافر کہنے سے جو کفر یا شرک کیطرف قائل راجع ہوتا ہے وہ کفر عملی ہے یا کفر اعتقادی جو اِسکو ملت سے خارج کرے اور احکام کفر اسپہ لگا وے۔

ثالثاً اِس آیۃ مین اگر مشرکون کو مسجدون مین عبادت سے روکنے کا حکم ہے تو یہہ تو اُن مشرکون کا حکم ہے جو اپنے کفر کے اقبالی ہون نہ اُنکا جو مدعی اسلام ہون چنانچہ اِس آیۃ کا

لفظ

شَاهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ جنکو جناب مولوی صاحب رسالہ دار شیر مادر کیطرح غٹ غٹ کر کے نوش فرما گئے ہین اِس خصوصیت پر شاہد ہے پہر اِس آیتہ سے اُن کافرون یا مشرکون کا (جو خود مدعی و اقبالی کفر نہ ہون بلکہ مدعی اسلام اور کلمہ گو ہون صرف اُنکے اسلامی بھائی انکو کافر یا مشرک بتاتے ہون) حکم ممانعت کیونکر استنباط ہو سکتا ہے۔؟

اِن رسالدارون کو نہ آخرت میں خدا کی مواخذہ کا خوف ہے نہ دنیا مین اعتراض اہل علم کا ڈر ہے کہ ہمارے اِن استدلالون کو اہل علم کیا کہین گے۔ دو تین ورق کا رسالہ بنا کر رسالدار کہلا کر جو جی مین آوے اسمین درج کر دیتے ہین اور اتنا بھی نہین سمجھتے کہ جو بات ہم مخالف کو کہتے ہین وُہی بات اگر وہ ہمکو کہدے تو وہ کیا جواب دینگے۔؟ کیا تمھارے مخالف نہین کہسکتے کہ تم لوگ مشرک ہو اور بحکم آیہ کریمہ مسجدون مین نماز پڑہنے سے ممنوع پہر یہہ مسجدین کِس گروہ مسلمانون کے لایق رہین گی۔؟ اور بجز اِسکے کہ اقوام غیر انکو ڈھا کر ہوٹل بنا دین یا دوکانین تیار کرین کس کام آوینگی۔؟

آجکل جو **گلابی چو ورقہ** رسالہ تیار ہو کر گلی کوچہ ہندوستان و پنجاب وغیرہ بلادون مین دائر و سائر ہو رہا ہے اُسمین یہہ حکم ممانعت اِن الفاظ سے درج ہے کہ غیر مقلدون سے مخالطت اور مجالست اور انکو اپنی خوشی سے مسجدون مین آنے دینا شرعاً ممنوع ہے کیونکہ مسائل مذکورہ† سے معلوم ہوا کہ وہ اہلبدعت ہین نہ اہلسنت اور مجالست و مخالطت اہلبدعت شرعاً منع ہے۔۔

پہر اُسکی تائید مین ایسے اقوال لائے ہین جن مین اہلبدعت کی ساتھ کہانا پینا نکاح کرنا ان کے ساتھ نماز پڑہنا منع کیا گیا ہے۔ مسجدون مین آنے یا اُنمین نماز پڑہنے سے انکو منع کرنے کا اِنمین ذکر و اثر و نام و نشان نہین ہے۔

---

† اُن ہی مسایل کو مراد رکہتے ہین جو گلابی چو ورقہ مین اہلحدیث کی ذمہ لگائے گئے ہین اور ان چارون رسایل مین حنفیہ کے ذمہ۔

اِس رسالہ پرچین رسالدارون (مولویون) کے نشان (مواہیر) نصب (ثبت) کیٔے گئے ہین مگر کسینے اپنا نشان قایم کرتے وقت یہ نہ سوچا کہ ہمارا دعوی کیا ہے اور ہماری دلیل سے کیا نکلتا ہے ہم کیا دیکھکر نشان (مُہرین) لگائے جاتے ہین۔

مانا کہ اہلحدیث انکے نزدیک بدعتی ہین (جیسا کہ وہ اُنکو بدعتی کہتے ہین) اور بدعتیون سے مِلنے کہانے پینے مِلکر نماز پڑہنے کی ممانعت اِن کے متمسکہ اقوال سے نکلتی ہے۔

ولیکن اِنسے مسجد مین آنے یا نماز پڑہنے سے روکنا کہان تک ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسجدون مین بھی نہ آوین اور تنہا اپنی نماز بھی نہ پڑہین مسجد مین آکر نماز پڑہنے کے وقت نہ کوئی کہانا کہاتا اور نہ نکاح کا طالب ہوتا ہے اور کسی کے ساتھ مِلکر نماز پڑھنا نہ پڑھنا بھی امر اختیاری ہے نہ جبری و اضطراری پہر ان اقوال کو مسجدون سے روکنے سے کیا علاقہ۔؟

یہ ہمارے رسالدار بہادرون کی قوّت حربی ہے اور اسپر داعیہ اور دعویٰ یہ کہ اہلحدیث کو تمام مُلک کی مسجدون سے نکال دینا ہے اور کہین اُنکو نماز پڑہنے نہین دینا۔

یہ عام مسجدونکی نسبت اُن کے خیالات و معاملات ہین اور جو خاص مسجد الحرام کی نسبت اِن سے وقوع مین آتا ہے اسکا ایک نمونہ وہ معاملہ ہے جو جناب سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کے ساتھ اونھون نے کیا ہے۔ وہ بصفحہ (۲۳۷) منقول ہوچکا اُسکا ہم اعادہ نہین کرتے اِسپر ہان **اِس مقام مین** اسقدر افسوس ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ اگر یہ معاملہ اسیطرح ہوا ہے جو ان حضرات نے بیان کیا ہے تو اسلام کی حال پر رونے اور آنسو بہانے کا اِس سے زیادہ افسوسناک موقع پہر کہین نہ ملیگا۔

بفرض صداقت اِس واقعہ **اگر اہل** مکّہ کو ظالم اور ناحق بر قرار دیا جاوے تو بھی اسلام و مسلمانون کی رسوائی و اہانت ہی کہ اِن کے مقدس مشہد کی اب یہ حالت ہے تو اُن کے اور مشاہد و معابد کا کیا حال **خیال چاہیئے** چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اور اگر مولانا محمد سید نذیر حسین صاحب کو اس لائق سمجھا جاوے جو ان سے معاملہ ہوا تو یہ بھی مسلمانون کی ذلت واہانت ہے کہ ان کے ایسے مشہور عالم ومحدث وفقیہ ومفسر (جن کے علم وکمال کو انکے منکر ومخالف بھی مانتے ہین) کی یہہ حالت ہو اور وہ اس لائق ہین تو اور ہمان وشمان کا کیا حال - غرض بہر دو صورت مسلمانون اور اسلام پر دھبہ لگتا ہے اور اقوام کی نظرون مین اسلام ومسلمانون کی حقارت جمتی ہے - اس بات کو ہمارے مسلمان بھائی خواہ کسی گروہ کے ہون غور سے سوچین بے سوچے بے سمجھے اس کے جواب دینے اور رد کرنے کے درپے نہ ہو جاوین جیسے کسی عقلمند نے اپنے خصم کے رو مین کہا تھا کہ مین تیری بات کو تو سمجھا نہین - پھر اسکے جواب مین دو دیتا ہون - یہہ افسوس اس قصہ کی تسلیم وقوع پر ہے اور اگر ہم اسکو کذب قرار دین (چنانچہ مقام بحث مضامین اخبار مذکورہ مین اسکی وجہ بیان کرین گے) تو مسلمانون پر اور وجہ سے افسوس ہے کہ اونہون نے اس ناحق بات کو شایع کیا جسمین بہر صورت اسلام ومسلمانون کی توہین ہے - ان کے مقدس شہد کو دھبہ لگتا ہے یا ان کے ایک مشہور عالم کو بٹہ -

اب ہم اس داستان افسوس کو بند اور دفتر شکایت حالات مسلمانون کو ختم کرتے ہین اور اخبار مذکورہ کے مضامین لائق بحث پر بحث کرتے ہین - وباللہ التوفیق

جوابات مضامین اخبار مشیر قیصر

ہمارے دوست قدیم ومحب صمیم اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے ہمپر اور ہماری گروہ و اعیان گروہ پر کئی طعن واعتراض کئے ہین ازانجملہ بعض کے جواب تو ہم اسی اخبار مین دیچکے ہین اور جو باقی ہین انکے جوابات نمبروار معروض ذیل ہین

نمبر (۱)

جواب طعن توہین امام ابو حنیفہ

اس اعتراض کا جواب ہم اپنے خیال مین تو ادا کرچکے ہین اور آپ کی اخبار گہربار مین انکو

چھپوا چکے ہین **مگر** چونکہ آپنے اس جواب کو کافی نہین سمجھا اسلیئے اس جواب کو اپنے ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین **اور** جو اسپر اور بعض منصف و محقق لوگون نے محاکمہ کیا ہے اسکو بھی عرض خدمت ناظرین کرتے ہین ان تحریرات کو دیکھ کر کسی اور منصف و محقق نے بھی ہمارے دوست مشیر قیصر کا ساتھ دیا اور انکی رائے سے اتفاق کیا تو ہم اُسکے جواب مین اور بھی کچھ کہین گے ورنہ اُس اپنے جواب کو کافی جواب اور اس محاکمہ بعض محققین کو منصفانہ محاکمہ قرار دیکر اس باب مین آئندہ سکوت اختیار کرینگے ہمارا دوست اُسکو مانے خواہ نہ مانے۔

ہمارے **رقیمہ** مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ کو ہمارے دوست نے ازراہ لطف و کرم **اپنے اخبار** نمبر ۴۵ جلد ۷ مطبوعہ ۹ر نومبر ۱۸۸۳ء مین نقل کیا اور اسکے جواب مین بالفاظ ذیل ہمکو مخاطب و مشرف فرمایا

مشیر۔ ہمارے دعوی کے اثبات کے لئے ظفر مبین وغیرہ کافی ہین اور اسکا استثنا کیا معنی۔ **دوسری** نواب صاحب کی تصانیف مین مزجاۃ وغیرہ کے الفاظ اور بہت سی مطاعن ملاحظہ ہون **تیسری** آپکو یاد ہوگا کہ جناب نے جو ایک جواب مضمون اس اخبار مین چھپوایا تھا۔ اسمین ثلث حدیث کے طعن صاف موجود تھے جس پر سایل نے نکتہ چینی کی تھی۔ یہہ گذارش مجمل ہوئی اگر موقعہ ہوا تو کبھی مفصل بھی عرض کیا جائیگا

اسکے **جواب مین** خاکسار نے **رقیمہ ذیل** لکھا جسکو آپنے اپنے اخبار نمبر ۴۷ جلد ۷ مورخہ ۳۰ نومبر مین ازراہ مرحمت و عطوفت درج فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے معزز کرمفرمائے مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکھنو۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ آپنے اپنے اخبار مطبوعہ ۵ نومبر مین جو میرے خط کا جواب دیا ہے وہ میرے شرط کے موافق نہین ہے۔ اسمین **کتاب** متضمن توہین امام والا مقام (ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ) کی نشان دہی کی شرط یہہ تھی کہ وہ کسی عالم کی تالیف ہو اور آپنے

ایسی کتاب کی نشان دہی کی ہے جس کے مولف کو آپ اور سب آپ کے ہم مذہب خصوصًا اس کتاب کے جواب وہ عالم نہین جانتے پہر آپ اُلٹا ہم سے یہہ سوال کرتے ہین کہ اِس کتاب کے مستثنی ہونیکے کیا معنی۔ اور اگر یہہ خیال ہو کہ وہ شخص گروہ اہل حدیث مین عالم تسلیم کیا جاتا ہے تو یہہ بہی صحیح نہین ہے۔ بتائیے اِس گروہ کے کس اہلعلم نے اسکو عالم کہا یا کہتا ہے۔ اِس شخص کے بعض رسایل اُردو کے تقریظات کو آپ ملاحظہ فرماوینگی تو اُن مین صاف تصریح پاوینگے کہ وہ شخص عالم نہین ہے۔

ہماری **کلام** مین لفظ **توہین** امام بتانے کی یہہ **شرط** تہی کہ آپ اِس لفظ کے قبل و مابعد کلام کے دو چار سطرین دیکہہ لین مبادا اسمین اِس لفظ کا توہین نہ ہونا ثابت کیا گیا ہو۔ آپنے اس شرط کا بہی لحاظ نہ کیا۔ ایک جگہہ لفظ فلت حدیث بحق امام صاحب استعمال کرنا اپنی یاد سے بتا دیا۔ ہماری اصل کلام کی طرف مراجعت فرما کر اِس کے ماقبل و مابعد کو نہ دیکہا ؛

اسی روش سے نواب والاجاہ کی کلام مین لفظ مزجاۃ بحق امام استعمال کرنا بیان فرمایا۔ آپ کی اور تالیفات (جلب المنفعتہ وغیرہ) کہ جسمین اِس کلام کا محل و موقعہ بیان ہوا ہے ملاحظہ نہ کیا۔ آپ کے پاس **ضمیمہ اخبار** سفیر ہند (جسمین ہمارا اصل کلام منقول ہے اور اُسمین لفظ فلت وارد ہے) موجود نہ تہا اور نواب والاجاہ کا رسالہ **جلب المنفعہ** بہی ملاحظہ سامی سے نہیں گذرا تو آپنے اپنا ہی پرچہ اخبار نمبر ۲۰ جلد ۵ مطبوعہ ۳۱ مئی ۱۸۸۱ء (جسمین اِس ضمیمہ کا ماحصل منقول ہے) دیکہہ لیا ہوتا اور نواب والاجاہ کے رسالہ جلب المنفعہ کا ماحصل ہمارے رسالے اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۲ کے صفحہ (۲۰۱) مین ملاحظہ فرمایا ہوتا اِس کے بعد جو خیال مین آتا سو بیان کیا جاتا پیش و پس دیکہنے سے پہلے یاد داشت کے بہروسہ ایک بات کا تعین کر لینا اور دوسرے کے افہام یا الزام کے لئے اسکو اخبار مین مشتہر کر دینا آپ کی شان سے مستبعد معلوم ہوتا ہے۔ ہم اِس مقام مین آپ کے پرچہ مشیر قیصر نمبر ۲۰ جلد ۶

2. DELY JHELUM. JAN.

ی عبارت نقل کرتے ہین اس سے آپکی تسکین خاطر نہ ہوئی تو اصل عبارت ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۸ء اور رسالہ جلب المنفعہ نقل کرین گے آپنے اِس پرچہ کے صفحہ ۶ میں ہمارا ایک خط نقل کیا ہی جسمین عبارت ذیل درج ہے میرا اعتقاد جناب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی نسبت تو یہہ ہے کہ وہ فقہ و اجتہاد دین امام تھے اور تقوے و زہد و دیانت و امانت میں اور ائمہ دین کے ہمسر ۔

یہ بات مین آج نہین کہتا قدیم سے یہی کہہ رہا ہون اور یہی اعتقاد رکہتا ہون اسکی تائید و تصدیق مین ضمیمہ اخبار سفیر ہند امرتسر نمبر یازدہم مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۸ء کی نقل پیش کرتا ہون اور آسکی ایک کاپی بہی پیش کش خدمت ہی ۔ اِس ضمیمہ میں بصفحہ ۴۳ مرقوم ہے کہ امام ابو حنیفہ کی (بہ نسبت ائمہ ثلثہ) حدیث میں قلت اُنکی تقوے و ورع و دیانت و امانت و فقہ و اجتہاد دین خلل انداز نہین اور نہ کسی طرح انکی جناب مین طعن یا سوء ظنی کا باعث ہو سکتی ہے ٭

ہمارے اُلٹی سمجھ والے حنفی بہائی میری اِن باتون کو (جو انکی برأت و حمایت کے لئے مخالفت حدیث سی کہے ہین) اولٹا طعن اور اہانت سمجھنے لگین اور میری حُسن ظنّی کو جس پر خدا گواہ ہے وکفی بہ شہیدا سوء ظنی نہ خیال کر بیٹھین ۔ پہر اسکی تائید مین امام شعرانی کا کلام پیش کیا ہے اور اسکے بعد جناب مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی کا جو سر آمد فضلاء حنفیہ ہین اور آپکے شہر مین رونق افروز ہین کلام نقل کر کے یہہ ثابت کر دکہایا ہی کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی جناب مین میرا وُہی اعتقاد ہے جو ان حضرات کا اعتقاد ہے ۔ پہر بہی مین طاعن اور متشدد سمجہا جاؤن اور سوء ادبی کا مرتکب یا مجوز خیال کیا جاؤن تو یہہ کیا انصاف ہے ۔

اِس خط و عبارت کو آپنے نہ صرف معمولی طور پر نقل کیا ہے بلکہ اسکی تائید و تسلیم مین اپنے اڈیٹوریل مین فقرات ذیل زیب رقم فرمائے ہین ٭

چشمہ نور پریس امرتسر

”جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری“۔

مولینا صاحب لاہور کے ایک نامی فاضل اور علماء مشاہیر سے ہین پچھلے دنون ایک مباحثہ کی تقریر پر راقم نے اُنکے بعض معتقدونکی نسبت کچھہ رائے دی تہی اُسکی نسبت ایک خط مولانا صاحب کا صادر ہوا ہمکو اس خط پڑہنے سی نہایت خوشی ہوئی ہم اُسکو خط وکتابت کے صیغہ مین بجنسہٖ درج کرتے ہین اور جو کچھہ ہمارا آپ کی نسبت خیال ہے ہم اُسکو ظاہر کرتے ہین کہ مولوی صاحب کی ذات فی الواقع اِس زمانہ مین مغتنم ہے“۔

ہماری اِس کلام اور آپ کی اِس تائید صداقت نظام کو پڑہکر امید ہے کہ آپ کو اور جملہ ناظرین کو یقین ہوگا کہ وہ حرف قلت بحق امام مذہب بطور توہین نہین نکلا بلکہ بمقام مدحت ومدافعت وبغرض برات وحمائیت امام (اِس طعن مخالفین سے کہ وہ دیدہ دانستہ حدیث کا خلاف کرتے تہے) سرزد ہوا ہے۔

جناب کو اور جناب کے اہلمذہب کو مناسب ہے کہ اِس یقین کو لوح خاطر سے دور نہ فرماوین اور ہمکو ویسا ہی معتقد ومداح امام والامقام تصور فرماوین۔ خواہ مخواہ اُن ملاؤن کی طرح جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ کے صفحہ ۱۹۳ مین ہو چکا ہے ہمکو امام صاحب کا منکر ومخالف وبدگو وعیب جو قرار نہ دین اور یہ خیال کرین کہ علماء اہلحدیث یا اُنکے عوام کافہ انام کو امام صاحب کا معتقد ومداح قرار دینے مین امام صاحب کی شان وشوکت اور ان کے اتباع مذہب کی عزت وعام اسلام کی ترقی ورفعت متصور ہی یا خواہ مخواہ لوگون کو ان کے طاعن ومخالف بنانے مین۔

اخیر مین آپ سی یہہ درخواست کیجاتی ہے کہ آپ اس رقعہ کو اخبار مین درج فرمائین آپ کی اسپر توجہ نہوئی تو اور ناظرین حنفیہ کی تو ضرور ہوگی اور اُنکی سوءظنی ہماری طرف سے دور ہوگی جسمین صلاح عام واتحاد فیمابین اہل اسلام متصور ہی۔ وباللہ التوفیق

راقم آپکا دلی دوست اور امام الائمہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا دلی معتقد **ابو سعید محمد حسین لاہوری**

اِس خط مین جو امام **شعرانی** اور مولوی **عبد الحی** صاحب لکہنوی کی کلام اور **نواب** صاحب بہوپال کے رسالہ **جلب المنفعه** کا حوالہ دیا گیا ہے اس مقام مین انکا بعینہ نقل کرنا مناسب ہی تا کہ ناظرین کو ہمارے دعوی کی پوری تصدیق ہو اور ہمارے دوست معترض (اڈیٹر مشیر قیصر) کی کلام پر پوری رائے دینے کا موقع ہے ٭

شیخ **عبد الوہاب شعرانی** نے میزان کبرٰے کے صفحہ ۷۱ مین امام ابو حنیفہ کے مخالف و طاعن کا یہہ اعتراض نقل کیا ہی کہ آپ قیاس کو حدیث نبوی پر مقدم کرتے پہر اسکی جواب مین فرمایا ہی کہ یہہ اعتراض اس متعصّب شخص سے صادر ہوا ہے جسکو اپنے دین کی پرواہ کم ہے اور وہ پرہیزگار نہین ہے اور خدا تعالی کے اس قول سے کان آنکہہ دل سبہی سے سوال ہونیوالا ہے اور اِس قول سے کہ انسان جو کچہہ مونہہ سے نکالتا ہے اُسکے (لکہنے کو فرشتہ) منتظر و تیار رہتا ہے۔ اور آنحضرت کے اِس قول سے جو معاذ کو آپنے فرمایا ہے کہ "لوگون کو مونہہ کے بل آگ مین انکی زبان کی کٹی ہوئی باتین ہی ڈالینگی"۔ غافل ہے۔ اور امام جعفر شیزاماری نے بسند متصل تا با مام آپ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے کہ بخدا اُس شخص نے ہمپر افترا کیا جو کہتا ہے کہ ہم قیاس کو نص پر مقدم کرتے ہین کیا نص کے ہوتے بہی قیاس کی حاجت ہی۔

(فصل) فی بیان ضعف قول من نسب الامام ابا حنیفة الی انه یقدم القیاس علی حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم ان هذا الکلام صدر من متعصّب علی الامام متهور فی دینه غیر متورع فی مقاله غافلا عن قوله تعالی ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا وعن قوله تعالی ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید وعن قوله صلی الله علیه وسلم لمعاذ وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم الا حصائد السنتهم وقد روی الامام ابو جعفر الشیزاماری نسبة الی قریة من قری بلخ بسنده المتصل الی الامام ابی حنیفة رضی الله عنه انه کان یقول کذب والله وافتری علینا من یقول عنا اننا نقدم القیاس علی النص وهل یحتاج بعد النص الی قیاس ÷

اِس جواب کی تائید مین آپ نے بصفحہ ۲۷ وہ کلام جسکا ہمنے حوالہ دیا ہے اور اسمین یہہ پایا جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کو اور ائمہ کی نسبت احادیث کم پہنچی ہین فرمایا ہی اُنکا اصل کلام

واعتقادنا واعتقاد كل منصف في الامام ابی حنيفة رضي الله عنه بقرينة ما رويناه انفا عنه من ذم الرّاء والتبری منه ومن تقديمه النص على القياس انه لو عاش حتى دونت احاديث الشريعة بعد رحيل الحفاظ في جمعها من البلاد والثغور وظفر بها لاخذ بها وترك كلّ قياس كان قاسه وكان القياس قل في مذهب غيره بالنسبة اليه لكن لمّا كانت ادلة الشريعة مفترقة في عصره مع التابعين وتبع التابعين في المدائن والقرى والثغور كثر القياس في مذهبه بالنسبة الى غيره من الائمة ضرورة لعدم وجود النص في تلك المسائل الّتي قاس فيها بخلاف غيره من الائمة فان الحفاظ كانوا قد رحلوا في طلب الاحاديث وجمعها في عصرهم من المدائن والقرى ودونها فجاوبت احاديث الشريعة بعضها بعضا فهذا كان سبب كثرة القياس

یہ ہے۔ ہمارا اور تمام منصفون کا اعتقاد امام ابو حنیفہ رح کی نسبت بقرینہ ان باتون کے جو ہمنے اُن سے نقل کی ہین (یعنی رائے سے بیزار ہونا اور حدیث و قرآن کو قیاس پر مقدم کرنا) یہ ہے کہ اگر وہ جیتے رہتے یہانتک کہ حدیث نبوی جمع ہوئین بعد سفر کرنے حفاظ حدیث کے اسکے جمع کرنیکے لئے شہرون اور سرحدون مین اور اُن احادیث کو امام ابو حنیفہ پاتے تو انکو لے لیتے اور تمام قیاسون کو جو کر چکے تھے چھوڑ دیتے اور اُن کے مذہب مین قیاس کم ہوتا جیسے اَورون کے مذہب مین اُنکی نسبت کم ہے ولیکن جبکہ دلایل شریعت (یعنی احادیث) اِن کے زمانہ مین تابعین و تبع تابعین کے ساتھ شہرون اور بستیون اور سرحدون مین متفرق تھے تو اُن کے مذہب مین بہ نسبت اور امامون کے قیاس زیادہ ہوا ضرورت کے سبب اسلئے کہ جن مسایل مین اونہون نے قیاس کیا اُنمین نص نپائی۔ بخلاف اور امامون کے اُنکے زمانہ مین حدیث کی حافظون

فی مذهبه وقلته فی مذهب غیره

(میزان شعرانی صفحه ۷۲)

ئے شہرون اور بستیون مین حدیث جمع کرنیکو سفر کئے اور احادیث کو جمع کیا۔

مولوی عبد الحیؒ صاحب لکھنوی نے بھی اسی عبارت میزان کبرے کو اپنے رسالہ النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر کے صفحہ ۱۸ مین نقل کیا ہے

اقول تفرق الناس من قدیم الزمان الی هذا الآوان فی هذا الباب الی فرقتین فطائفة قد تعصبوا فی الحنفیة تعصبا شدیدا والتزموا بما فی الفتاوی التزاما شدیدا وان وجدوا حدیثا صحیحا او اثرا صریحا علی خلافه زعموا انه لو کان هذا الحدیث صحیحا لاخذ به صاحب المذهب ولم یحکم بخلافه وهذا جهل منهم بما روت الثقات عن ابی حنیفة من تقدیم الاحادیث والآثار علی اقواله الشریفة فترک ما خالف الحدیث الصحیح رای سدید وهو عین تقلید الامام لا ترک تقلید وطائفة زعموا ان الامام قاس علی خلاف الاجتهاد وهجر ما ورد به الشرع والآثار فظنوا فی حقه ظنونا سیئة واعتقدوا عقایدا قبیحة ومطالع المیزان لهم قامع ولاوهامهم دافع فیتخذ العاقل مسلک البین

اور اسکی تائید مین فرمایا ہی- مین کہتا ہون لوگ پرانے زمانہ سے اب تک دو فرقے ہو رہے ہین ایک فرقہ تو حنفیون مین سخت متعصب ہے انہون نے فتاوون کو پکڑ رکھا ہی اور وہ اگر کوئی حدیث صحیح اُن کے خلاف مین پاتے ہین تو کہتے ہین یہہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے مذہب کا امام اسکو لے لیتا اور اِس کے برخلاف حکم نہ دیتا اور انکی یہہ بات انکی جہالت ہے اس بات سی جو ثقہ لوگون نے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے کہ وہ اپنے اقوال سی حدیث کو مقدم سمجھتے- پس قول امام خلاف حدیث کو چھوڑ دینا بہت درست رای ہے اور یہ عین تقلید امام ہے نہ ترک تقلید- اور ایک فرقہ یہ خیال کرتا ہے کہ امام ابو حنیفہ نی حدیثون کو عمداً چھوڑ کر اپنا قیاس کیا ہے سو انہون نے اُن کے حق مین بدظنی کی اور انکی نسبت برا اعتقاد جمایا- کتاب میزان کبری

وہی طریقۃ الطائفتین انتہیٰ-
(النافع الکبیر لمن یطالع جامع الصغیر)

کا مطالعہ دونون فریق کو نافع ہی اور اُن کے
وہمون کو دافع — دانا کو چاہئے کہ بیچ کی چال اختیار
کرے اور ان دونو فریق کی راہ چہوڑ دے"-

اور **نواب** صاحب بہوپال نے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مناقب و فضایل رسالہ جلب المنفعہ مین بہت بیان کئے ہین جس کلام کا ہمنے اپنے خط مین حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے جو اس رسالہ کے صفحہ ۶۲ مین مرقوم ہے- آپ چارون امامون کا ذکر خیر کرکے فرماتے ہین- غرضکہ این ہر چہار امام مجتہد از مردم زمان خیریت اند و متصف بودند بفضائل کثیرہ و مناقب شریفہ- وہر یکے در وقت خود نظیر خویش در علم و عمل و فضل و کمال نداشت تا آنکہ مقلدین ایشان و تابعین آنہا کتابہا در محامد و مکارم ایشان ساختہ و پرداختہ اند مثلاً در مناقب امام ابو حنیفہ شانزدہ کتاب مستقل تالیف یافتہ کہ نامش در اتحاف النبلا مذکور ست و قریب بست و ہشت کس از اہل علم ذکر شریفش در کتب خود ایراد کردہ اند و ہر کہ در ترجمہ وے ذکر قلت علم نحو یا ضعف او در حدیث نوشتہ مقصودش ازین عبارات نہ اظہار طعن و جرح ست بلکہ بیان واقع زیرا کہ مطاعن را در ساحت فضل او گذر نیست و جرح چنین بزرگواران اگر از راہ نفسانیت آید و از تعصب خیزد محاربہ باشد با خدا چہ دشمنی اولیاء خدا موجب سخط او سبحانہ تعالی ست و وے منتقم ست از کسیکہ بنظر استخفاف یا استکراہ یا سوء ظن یا بے ادبی بسوئے وے یا امثال وے نظر کنند و گر گفتیم کہ وے قلیل النحو بود یا قلیل الروائۃ این معنی ماحی دیگر علوم و فضایل وے کہ متفق علیہ جماعہ اہل اسلام ست نمیتواند شد آن کیست کہ در وے خللی یا نقصی من وجہ نبودہ ست صحابہ کہ افضل امت اند باجماع امت در ایشان ہم کسے گزشتہ کہ قلیل العلم بود و از بسیاری احادیث خبر نداشت پس اگر امام اعظم ہم در رنگ آن اصحاب کہ از ایشان جز دو سہ یا چند حدیث مروی نشدہ روایت حدیث کم کرد کدام قباحت ست و علم نحو از ایجادات مرتضوی ست رضی اللہ عنہ

ہمگی صحابہ مزاولت این علم بر وجہ حادث نکردہ اند بلکہ خود آنانرا بر نام و نشان این علم وقوف دست بہم دادہ مہر کہ امثال این امور را محمول برازدراء آن امام مقبول میکند سخت نامعقول است وے ہیچ قدر خیر قرون نشناخت وقیاس غائب بر حاضر ساخت رد تقلید وے با تقلید دیگرے وانکار بران لاسیما نزد مصادمت سنت صحیحہ وخلاف حدیث محکم امرے دیگرست وانتقاص بر ائمہ عالیقدر امر دیگر۔ اول حق صریحست وثانی باطل قبیح با انکہ عذرہاے صحیح از طرف ایشان ودیگر ائمہ مجتہدین در اول کتاب از زبان شیخ الاسلام رح سابق شدہ وبا آنہمہ معاذیر جالا گنجایش کدام تقصیر در فضل کبیر ایشان باقیست شک نیست کہ بعض مقلدین حنفیہ درین باب چنان زعم کنند کہ منکر تقلید ایشان مزدری ایشانست حالانکہ چنین نیست ولازم مذہب مذہب نباشد واگر جاہلے کہ غافل از مزایاے حضرت امام ہمامست وعاطل از زیور انصاف چنین کردہ وگفتہ باشد جز انکہ نامہ اعمال خود را سیاہ کردہ چیزے دیگر نیست ھ

واذا اتتک مذمتی من ناقص ٭ فہی الشہادة لی بانی کامل (انتہی ما فی جلب المنفعہ)

اِس خط وجواب کو جو ان شہادات وتائیدات اکابر حنفیہ واہلحدیث سے مؤید ومستند ہے ہمارے دوست مشیر قیصر نے نقل تو کیا اور اُسکی تصدیق وتائید مین ایک دو جملہ مدحیہ (مرحبا۔ مین اسکی مکرر تصدیق کرتا ہون وغیرہ) سے ہمکو ممنون بھی فرمایا مگر اصل اعتراض توہین امام سے ہمکو بری نہ کیا۔ اور ہمارے خط کے ذیل مین بطور نوٹ دو ایک جگہہ یہہ حاشیہ لگادیا کہ تمام حنفیہ اس قلت حدیث کو جو خلاف واقع ہے اور امام صاحب کی نسبت کہا گیا ہے) توہین سمجھتے ہین چاہیے آپکی یہ غرض نہ ہو جناب نے اس قلت کو تسلیم کرلیا تو (امام صاحب کی) حمایت کیا ہوئی ؟؟

خاکسار اِس کے جواب مین تطویل پسند نہین کرتا صرف ناظرین کو یہہ بتایا چاہتا ہے کہ ہمارے دوست کا یہہ کہنا کہ تمام حنفیہ اسکی توہین سمجھتے ہین ایک ایسی بات ہے

جسکو آپ ہی سمجھہ سکتے ہین تمام حنفیہ سے آپکی مراد اِس وقت کی نادواقف ہین تو انکی بات لائق اعتبار نہین۔ اگر علماء مراد ہین تو مین نہین سمجھتے کہ وہ کون ایسا عالم ہوگا جو اس امر واقعی کو توہین سمجھیگا میرے دوست (اڈیٹر مشیر قیصر) اپنے ہی شہر کے معزز حنفی مولوی محمد عبد الحی صاحب لکھنوی کو (جو سو حنفیون بلکہ ہزارون کے برابر ہین) دیکھہ لین اُنہون نے کس تشریح کے ساتھہ میزان شعرانی کی عبارت نقل کی ہے اور اسکے موافق اپنی راے ظاہر فرمائی ہے **کیا وہ** جناب کے نزدیک حنفیہ مین نہین ہین؟ یا اہل علم نہین یا اُن کے فیصلہ پر آپکو اعتماد نہین؟ یہہ باتین ہم کیونکر تسلیم کرین جب ہم انکی نسبت آپ کے اخبار نمبر ۴۹ جلد ۷ مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۳ء یہہ الفاظ اِسوقت پڑھہ رہے ہین۔

“جناب مولوی عبد الحی صاحب اِس ہفتہ مین حیدرآباد دکن تشریف لیجانیوالے تھے آپ کی تشریف لیجانے سے لکھنؤ مین اندھیرا ہوگیا نہ صِرف جامع مسجد کے نمازیون کو صدمہ ہے بلکہ تمام اہل علم اور بیسیون فارغ التحصیل طلبہ سناٹے مین ہین کیونکہ بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اِس مرتبہ آپکا قیام حیدرآباد مین زیادہ ہو”۔

اِن الفاظ جناب کو پڑھنے کے بعد ہم کبھی یقین نہین کرسکتے کہ آپ مولوی محمد عبد الحی صاحب کو عالم حنفی المذہب نہین جانتے یا اِن کے فیصلہ و اقرار کا اعتبار نہین کرتے لاجرم یہی کہنا پڑیگا جو آپنے فرمایا ہے کہ تمام حنفی اِس اعتراف قلت حدیث کو توہین سمجھتے ہین بے سوچے آپکی قلم سے نکل گیا ہے یا ہم اِسکا مطلب نہین سمجھتے ∴

اَب ہم اُس فیصلہ و محاکمہ کو نقل کرتے ہین جو اڈیٹر اخبار **جریدہ روزگار** نے ہمارے اس **خط** کے شایع ہونے سے پیشتر خط اول مندرجہ نمبر ۴ مشیر قیصر اور نمبر ۷ جلد ۶ **اشاعة السنہ** ہی کو دیکھکر جریدہ روزگار نمبر ۴۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۷ نومبر مین شایع کیا ہے۔

محاکمہ

بحمد اللہ مشیر قیصر مطبوعہ ۱۰ نومبر مین ایک خط جناب مولانا مولوی **محمد حسین صاحب** لاہوری کا مع رائے اڈیٹر مشیر قیصر نظر سے گذرا چونکہ اہل اخبار کا کام دیانت داری راست شعاری انصاف پسندی ہے ہمنے بنظر منصفانہ اُن دونون تحریرون مین غور کیا توبحسب شہادت واعتراف جناب مولوی صاحب لاہوری یہ بات کھُلّم کھُلّی نظر آئی کہ طرف ثانی کی جنکی یہہ فہرست ہی۔

اول ۔ گروہ اہلحدیث ایک فرقہ جدید ہے۔

دوم ۔ یہہ لوگ تصانیف مین جناب امام اکرم سیّدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرتے ہین۔

سوم ۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب کی تصانیف مین ایسی باتین لکھی جاتی ہین جنسی کروڑہا آدمیون کی دل شکنی متصور ہے اِن تینون مطاعن کے دفع مین جناب مولوی صاحب نے نہائت صاف دلی انصاف شعاری سے اپنے مذہب کو† چھپانے کیلیے جوکچھہ نوک زبر قلم فرمایا ہے قرین صدق معلوم ہوتا ہے سچ ہی کہ ان لوگون کی تصانیف مشہورہ مین ایسی باتین موجود نہین ہمنے اُنکی ذی علم اتباع سے جو قطعہ مدراس مین سکونت گزین ہین بارہا دریافت کیا تو وہ لوگ بہی معاندین وطاعنین امام پر لاحول پڑہا کئے اِس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگون کا مسلک یہ نہین ۔ ہان جناب مشیر قیصر کا استدلال ظفر مبین سے بادی النظر مین تو مناسب معلوم ہوتا ہے مگر بعد تحقیق یہہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ طعن کسی فرقہ پر بطور عموم اُسوقت مین درست ہی کہ جب اُن کے پیشوا مجوزہ مقرر محرر اُن امور کے ہون ۔ صاحب ظفر المبین کچھہ ایسی ذی منزلت فاضل جماعت اہلحدیث کے پیشوا نہین نہ کوئی ذی علم عامل بالحدیث انکی افراط وتفریط کو

---

† جریدہ روزگار مین بھی لفظ ہی مگر شاید یہ سہو کاتب ہوا در صحیح لفظ بتانے گئے ہو۔

پسند کرتا ہی جو اُن کے باعث سب اہلحدیث ہدف نشانہ ملامت بنین استثنا مولوی صاحب لاہوری کا ہمارے صواب دید مین باموقع بات ہی اگر جناب مہتمم صاحب مشیر قیصر کار فرمائی اندک تدبر ہون تو ضرور اسکی راستی کا نور اُن کے پیش نظر ہوگا۔

اللہ اللہ ایسے زمانہ مین کہ علم کا قحط فہم کا کال مرۃ بعد اُخرٰے رونما ہوا وجود اہلعلم وفہم کا ایک دولت غیر مترقبہ تصور کی جاتی ہے خصوصًا صاحب ذی علم کے عمدہ تصانیف فارسی وعربی وہندی سے بیخکنی شرک واستیصال بدعت واثبات توحید واقامت سنت وترویج وتشییع علوم وفنون متنوعہ وابطال مذاہب باطلہ فلاسفہ ونیچریہ ومعتزلہ وجہمیہ ہو نہایت ہی مغتنم ہے۔

بجاے شکر اُن کے احسانات کے اُن سے اُلٹا گلہ کہ اونہون نے اپنی تصانیف مین **مزجات** کا لفظ لکھا ہے غیر صحیح ہے اِسلئے اول تو لفظ مزجاۃ بحسب لُغت ومحاورہ طعن پر دلالت نہین کرتا قطع نظر اِسکے یہ طعن بہ نسبت نوّاب صاحب دام اقبالہ کے اُسوقت صحیح ہوتا جب آئمہ متقدمین حدیث سی کوئی اُسکو نہ لکھتا ہو۔ **بخاری نسائی** اور کتنے حضرات کا نام لین یہہ سب کے سب اپنی تصانیف مین ایسے الفاظ زیب رقم فرمائے ہین جنکی نقل نوّاب صاحب نے بہی کی ہے پس ہماری دانست مین اسطرح کا لفظ اُٹھانے مین صاحب **مشیر قیصر** کیون مساعی جمیلہ صرف فرما کے ایسی تراجم ائمہ حدیث سی پیش نہین کرتے جنمین امام رضی اللہ عنہ کا سب سی اعلم بالحدیث ہونا مذکور ہو۔ اگر ایسے تراجم بسعی مہتمم صاحب مشیر قیصر درجواب ناقلین لفظ مزجات پیش کرین تو ہم بہی جو ایک مضبوط حنفی ہین اُسکا شکریہ ادا کرین گے اگر یہ بات متعذر رہی تو سکوت بہتر ہے۔ صاحب **اشاعۃ السنہ** کی تحریرات رائقہ وقت بوقت ہماری نظر سے گذرا کرتی ہین آجتک اُن کی کسی منصفانہ تحریر مین بہ نسبت امام جلیل القدر کے بے ادبی وتنقیص کا اتفاق نہ ہُوا۔ پہر قلت حدیث پر نکتہ چینی کا جواب وہی ہے جو گذرا۔ ہم معاصر صاحب

مشیر قیصر کیخدمت مین عاجزانہ التماس کرتے ہین کہ آپ براہِ انصاف شعاری تاریخ ابن خلکان مین ترجمہ امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ دیکھئے ؎ حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را۔

(جریدہ روزگار نمبر ۴۶ جلد ۹)

تتمہ جواب طعن توہین امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ

جواب طعن توہین امام والامقام ہنوز چھپکر شائع نہ ہوا تہا کہ جناب **مشیر قیصر** اپنا پرچہ نمبر ۴۵ جلد ۷ مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۳ء جسمین وہ ہمارے طاعن امام و توہین کنندہ ہونا اپنے خیال مین ایسا ثابت و مدلل کر چکے ہین کہ اسکے صلہ مین ایک ہزار روپیہ انعام کے خواستگار ہین لیکر آموجود ہوئے۔ **اِس کے جواب** مین جو کچھ ہمنے بطور **خط** اس دوست کے نام لکھا ہے اسکو اسی سلسلہ اور اسی موقعہ پر درج کرنا مناسب خیال کرتے ہین تاکہ ناظرین منصفین کو خیال و دلائل فریقین پر پوری اطلاع ہو اور اسپر اپنی منصفانہ راے ظاہر کرنیکا آسانی سے موقع ملے۔ وہ **خط** یہہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے معزز کرم فرماے اڈیٹر اخبار مشیر قیصر صاحب

سلام علیکم۔ آج آپ کے اخبار نمبر ۴۵ مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۳ء مین مولوی وکیل احمد صاحب کا دوسرا مضمون میری نظر سے گذرا جسمین مولویصاحب نے میری اسبات کا کہ "علماء اہلحدیث مین امام ابو حنیفہ صاحب کا طاعن و توہین کنندہ کوئی نہین ہے" جواب دیا ہے اور اپنے خیال مین یہہ ثابت کر دیا ہے کہ "اِس گروہ کے عُلماء امام صاحب کی توہین ضرور کرتے ہین"۔

مین اِس مضمون کا جواب مفصل لکھنا چاہتا ہون مگر اِس سے پہلے ایک مجمل جواب کی کوشش کرتا ہون اگر مولوی صاحب مذکور نے اس اجمالی جواب کی طرف توجہ کی اور جو اسکے

اخیر میں شروط خطاب معروض ہونگی اُنکی پابندی آپ سے ہوئی تو آیندہ جواب مفصل معروض ہوگا ورنہ سلام عرض کیا جائیگا۔

جواب اجمالی

مولویصاحب مذکور نے علماء اہلحدیث کے طاعن و توہین کنندہ ہونیکے ثبوت مین **فرمایا** ہے کہ اشرف الاشراف لوگون کی توہین **پانچ قسم** ہوتی ہے۔ (۱) اول اُن کے اوصاف کمال کو مٹانا (۲) اُن کے اوصاف کمال کو عیب قرار دینا (۳) اُن کے مسلک و **مذہب** پر معترض ہونا (۴) ان کے حقیقین لوگون کے اقوال طعن و توہین نقل کرنا (۵) ان کے پیروان و تابعین کی توہین کرنا۔ اِسکے بعد فرمایا ہے کہ ان سبھی اقسام کی توہین بحق امام صاحب علماء اہلحدیث نے کی ہے۔

قسم اول و دوم کی توہین اِمام تو مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی ہے جبکہ معیار مین امام صاحب کے تابعی ہونے سے انکار کیا اور ان کے بوقت شب ہزار رکعت پڑھنے پر تعجب کیا اور اسکو مٹایا اور بدعت ٹھرایا۔

قسم سوم کی توہین اِمام خود تمنے (خاکسار کو فرماتے ہین) کی ہے جبکہ مسایل مذہب حنفی پر معترض ہوئے اور ان کے خلاف مین انعامی اشتہار جاری کئے

قسم چہارم کی توہین اِمام ایک اور شاگرد مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے کی ہے چنانچہ رسالہ قلب الاطمینان مین اُس نے کہا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام غزالی و شیخ عبد القادر جیلانی رح نے امام ابو حنیفہ کی توہین و تحقیر کی ہے پھر اِس قسم کی توہین کے رد مین اور امام بخاری کے معترض ہونے کے جواب مین مولویصاحب مذکور نے فرمایا ہے اگر کہا جاوے کہ صرف اعتراض موجب تحقیر ہے تو ہم کہتے ہین کہ اعتراض سے تحقیر نہین ہوتی (یہ بعینہ جناب کی الفاظ ہین ناظرین انکو یاد رکہین یہ آپ ہی کے جواب مین کام آنیوالے ہین) **قسم پنجم** توہین امام صاحب مولانا محمد اسمعیل مرحوم نے تنویر العینین

ہیں اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے **معیار** مین کی ہے کہ ان کے پیروان کو برا کہا ہے۔

خاکسار ملتمس ہے کہ خدا کے فضل و تائید سے مولوی صاحب کے بیان سے یہہ تو کس و ناکس کو ثابت ہوگا کہ گروہ اہلحدیث کے اُن علماء نے جنکو مولوی صاحب نے طاعن امام ٹھہرایا ہے امام صاحب کی خود توہین نہین کی مولوی صاحب نے اِن کے قولون اور فعلون سے یہہ توہین استنباط کی ہے۔ پہر یہہ استنباط **صحیح بہی ہوا** تو اُن علماء کی طرف توہین امام کا الزام نہ عاید ہو سکیگا۔ جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ اُنہون نے اسی غرض و نیت توہین سے وہ اقوال کہے اور افعال کئے ہین ممکن ہے کہ اُن کی یہ غرض و نیّت نہ ہو گو اِن کے قول و فعل سے یہ توہین نکلتی ہو اور اگر یہہ استنباط غلط نکلا تو اِن پر یہہ الزام توہین صریح اتہام متصور ہوگا۔

جہانتک غور و انصاف سے کام لیا جاتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ استنباط مولوی صاحب صحیح نہین ہے اور منجملہ ان اقسام توہین کے کسی قسم سے (بجز قسم چہارم جسکے وقوع مین ہنوز تامل ہے اور درصورت وقوع اِسکے حکم مین تفصیل ہے جو عنقریب مذکور ہوگی) توہین ثابت نہین ہوتی اور توہین امام کا الزام علماء حدیث پر کسی وجہ سے قایم نہین ہو سکتا۔

مین پہلے توہین قسم سوم کا توہین نہ ہونا ثابت کرتا ہون اور بمقتضای نفسی نفسی پہلے اپنے آپ کو توہین امام والامقام سے بری کرتا ہون اِسکے بعد اور اقسام توہین کا توہین نہ ہونا ثابت کرونگا۔

مین صاف اور صریح اقرار کرتا ہون کہ بیشک مین امام والامقام کے بعض مسایل مذہب پر معترض رہا ہون اور اب بہی ہون اور آیندہ بہی تا زیست رہونگا **مگر** مین اِس امر کو امام صاحب کی توہین نہین سمجہتا بلکہ اِسمین عین ان کی وقعت

اور انکی وصیت کے متابعت تصور کرتا ہون کسیکی کلام مین بحث و نظر کرنا (مخاصمانہ کیون نہ ہو) عین اسکی وقعت کی دلیل ہے - جس شخص کو کوئی حقیر سمجھتا ہے اُسکی کلام کی طرف بطور رد و قدح بھی التفات نہین کرتا - اور آپ کے اس معنی کی **وصیت** اکابر حنفیہ نے نقل کی ہے - شیخ عبد الوہاب شعرانی حنفی+ نے **میزان کبرے** مین اور شیخ **عبد الحق** دہلوی حنفی نے **تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف** مین جناب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے کہ کسیکو حلال نہین ہے کہ میرے قبول پر فتوے دے جبتک یہ جان نہ لے کہ مینے کہان سے کہا ہے اور جب آپ فتوے دیتے فرماتے جو کچھ ہم کہتے ہین ہماری راے ہے ہماری قدرت کے موافق یہی بہتر ہے - جو اس سے بہتر پاوے وہ پیش کرے ہم اسکو قبول کرتے ہین -

> وکان یقول حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وکان اذا افتے یقول هذا رای ابی حنیفه وهو احسن ما قدرنا علیه فمن جاء باحسن منه فهو اولی بالصواب -
>
> (میزان شعرانی صفحہ ۶۳ و مثلہ فی تحصیل التعرف)

اور اسی **وصیّت** امام پر سینکڑون بلکہ ہزارون اتباع امام خصوصاً اُن کے تلامذہ والامقام کا عمل پاتا ہون وہ بہت مسایل مین امام صاحب کی مسلک پر معترض ہو کر مخالف ہو گئے حتّٰے کہ انہی کی مذہبی کتابون مین یہہ مسئلہ درج ہوا کہ امام صاحب کے شاگردون نے دو تہائی مذہب مین امام صاحب کا خلاف کیا ہے **اور اگر آپ اس فعل** کو توہین سمجھتے ہین اور سب علماء انکو امام صاحب کا طاعن و توہین کنندہ خیال کرتے ہین تو لیجیے مین آپ کو اس خیال کی غلطی آپ ہی کے کلام بلاغت نظام سے (جسکو مین ابھی نقل کر چکا اور ناظرین سے اسکی یاددہی کی التجا کر چکا ہون) ثابت کر دکھاتا ہون - اور اس کلام کو پھر بہ قلم جلی نقل کرتا ہون - آپ فرماتے ہین اگر یہہ کہا جاے

+ امام شعرانی حنفی کو کہنے پر جھٹ اعتراض نکریگا اسکو اکابر علماء نے حنفی کہا ہے -

کہ صرف اعتراض موجب تحقیر ہے تو ہم کہتے ہین کہ اعتراض بہی تحقیر نہین ہوتی ۔ اِس منصفانہ کلام پر (جس نے مجہے امام صاحب کی توہین کے الزام سے بچایا) مین مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر ساتہہ ہی اِسکے اسبات کا سخت شاکی ہون کہ آپنے یہ کلام تحریر فرمایا تہا تو توہین قسم سوم کو کیون نہ کاٹ دیا اب بہی مولویصاحب کی منصفانہ طبیعت سی اُمید ہے کہ اِس قسم توہین کو اپنے مضمون سے نکال ڈالین گے اور مجہے توہین امام سے برأت کا سارٹیفکٹ عطا فرماوینگے ۔

بقیہ اقسام توہین سے **قسم چہارم** توہین مین تو مین زیادہ بحث کرنا نہین چاہتا جب تک کہ اس رسالہ (قلب الاطمینان) کو جسمین وہ توہین پائی جاتی ہے دیکہہ نہ لون ۔ **وہ** رسالہ اگر چہپ چکا ہے تو مولوی صاحب مجہی اِسکے مولف اور مطبع کے نام سے مطلع فرماوین مین خود رسالہ منگواکر دیکہہ لونگا ۔ اور اگر وہ ایک ہی قلمی نسخہ ہے جو مولویصاحب کے پاس ہے تو اُسکو آپ بذریعہ رجسٹری ارسال فرماوین مین اُسکو دیکہکر واپس کر دونگا ۔ اور جو اس کے نسبت مناسب سمجہونگا کہونگا **ہان** بالفعل اتنا کہتا ہون کہ اگر اس رسالہ کے مولف نے امام صاحب پر کوئی علمی محدثانہ یا فقیہانہ اعتراض کیا ہے یا اِس قسم کا اعتراض کسی اور محدث امام کا نقل کیا ہے تو اسمین کچہہ توہین نہین ہے صدر اول سے آجتک اہل علم ایک دوسرے پر اس قسم کے اعتراض کرتے چلے آئے ہین دور نہ جاؤ اپنے ہی مذہب کے اعیان و اکابر کی خبر لو ۔ **امام طحاوی** کو (جو رئیس الحنفیہ ہے) دیکہو کس زور شور سی اپنی کتاب **معانی الاثار** مین امام والا مقام پر اس قسم کے اعتراض کرتا ہے جب امام کے قول کی تائید سے رہ چکتا ہے اس کے اس قسم کے الفاظ ہم اسمقام مین نقل کرین تو شاید آپ ہم پر فتوے کفر لگا دین ۔

امام طحاوی نے اپنی اسی روش پر صاف کہدیا ہے کہ کیا مین امام ابو حنیفہ کا ہر بات مین مقلد ہون ۔ ہرگز نہین ۔ ہر بات مین

نقل کہا حافظ ابن حجر فی لسان المیزان ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عن الطحاوی انہ قال وکلما قال ابو حنیفۃ اقول بہ وھل یقلد الا غبی او عصبی فطارت هذہ الکلمۃ بمصر حتی صارت مثلاً ۹

مقلد تو وہی ہوگا جو متعصب یا غبی (کودن) ہوگا۔ یہہ بات اُن کی مصر مین اُڑگئی اور بمنزلہ ضرب المثل ہوگئی۔ یہہ قول آپ کا

حافظ **ابن حجر** نے کتاب **لسان المیزان** مین نقل کیا ہی اور اُن سے شیخ محمد حیات حنفی رسالہ **ایقاف** مین لائے ہین اور اگر اِس رسالہ کے مؤلف نے امام صاحب پر اِس قسم کے اعتراض وطعن جو انکی دیانت وامامت واستقامت مین خلل انداز ہون خود کئے یا اورون سے بلا رد وقدح نقل کئے ہین تو اس نے بہت برا کیا ہے اِس رسالہ کو دیکھکر مین اسکی مولف کی خبر لون گا اور آپ سے بڑہکر امام والامقام کی حمایت ونصرت کرونگا اور اُس شخص سے وُہی معاملہ کرون گا جو کہہ چکا ہون اور **قسم اول** کا توہین نہ ہونا خود آپ **ہی کے کلام** سے ثابت ہی۔ آپ نے امام **جلال الدین** سیوطی سے نقل کیا ہے کہ اُنہون نے آنحضرت کے ظل جسم دکہائی نہ دینے کی روایت کو رد کیا ہی اور آنحضرت کی معجزہ اثر قدم کو بھی نہین مانا۔ **باایں ہمہ انکار** فضایل **اپنے** انکو توہین وانکار سے بری کرنیکے لئے **فرمایا ہے** کہ "نفس بحث ایسی علماء سے جو آنحضرت صلعم کے ثنا خوان ہین یا امام کے مداح نہ مستلزم انکار فضایل سرور عالم ہے نہ مستلزم انکار" اور یہہ انکا **عین** اسبات سے اقرار ہی کہ جس امر کو (خواہ وہ کیسا ہی وصف کمال ہو) کوئی آنحضرت خیر الانام یا کسی امام مین ثابت نہ جانتا ہو اُسکی نفی وانکار سے وہ انکار کنندہ توہین کنندہ نہین بنتا **اِسکے** بعد جو آپ نے مولف معیار کو نفی متابعت مین امام کا توہین کنندہ بنانے اور اُس کے اس فعل کو فعل امام سیوطی کے مخالف ومغایر ٹہرانے پر یہہ دلیل بیان کی ہے کہ مولف معیار نے امام صاحب کی تقلید کو شرک قرار دیا ہی اور اُن کے مسایل مستخرجہ کو مخالف قرآن وحدیث لکہا ہی لہذا اِنکا تابعیت امام کو مٹانا بجز توہین اور کچہہ نہین ہو سکتا۔ یہہ خود دعوی ہی بلا دلیل ہے جسکا ثبوت ہنوز آپکے ذمہ ہے۔ امام صاحب کے بعض مسایل پر معترض ہونا اور انکو کسی حدیث کے مخالف سمجھکر ترک کرنا (ہم ابہی بیان کر چکے ہین) عین متابعت امام ہے

اور جس تقلید (بمقابلہ نصوص) کو مولف معیار نے شرک کہا ہے اسکو کسی امام اور محقق پیرو امام نے جایز نہین کہا پس ایسی تقلید کو شرک قرار دینے مین امام کی توہین کیونکر متصور ہے - یہ توہین امام تو آپ ہی کے خیال و مقال سی نکلتی ہی **مؤلّف معیار** کی کلام مین تو اسکا نام و نشان پایا نہین جاتا - آپ مرد میدان ہین تو مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی کلام سے کوئی لفظ ایسا نکال کر دکہائین جسمین حقیقۃً امام کی توہین پائی جاتی ہو - آپکے فہم و استنباط کو اسمین دخل نہو ہم **معیار الحق** مین جابجا امام صاحب کی تعریف و تنزیہ پاتے ہین توہین و تحقیر کا تو کوئی لفظ نہ اس کتاب مین ہی نہ مولانا ممدوح کی کسی اور تالیف مین **معیار الحق** کے خطبہ ہی مین امام صاحب کو معہ باقی تینون امامون کے دین اسلام کا عناصر قرار دیا اور صاف کہا ہے کہ "یہہ چارون امام قوام دین اسلام کے لئے بمنزلہ عناصر اربعہ ہین ان کے معاند دین ہونیسے بجز معاند کوئی منکر نہین ہے" اور اسکی صفحہ ۵ مین بجواب دعوی تابعیت امام کہا ہی - "ہر چند فضایل سے† امام صاحب کے ہمکو عین عزت اور فخر ہے اسلئے کہ وے ہمارے پیشوا ہین اور ہم اُن کے امر حق مین پیرو ہین لاکن اُن فضایل سے جو فی الواقع بھی ہون اور ساتھ اسناد صحیح کے ثابت ہون نہین تو جہوٹی تعریف شعبہ رفض کا ہے کیونکہ وہ لوگ اسی مرض سے ہلاک ہو گئے ہین اور رافضی ٹھہرائے گئے ہین اسلئے ہم پر ضرور ہوا کہ اسباب کی بہی تحقیق لکہین کیونکہ اسمین کچی کچی باتین جو پایہ تحقیق سے نزدیک علماء محققین ثقات کی دور ہین بہر رہی ہین اور اسمین امام صاحب کے تابعی ہونیکا دعوی کیا ہے اور واسطے اثبات اس دعوے

> وعلى سائر أئمة سيما الائمة الاربعة الذين هم
> لقوام دينه كالعناصر الاربعة ولا ينكر
> غير المعاند كون كل واحد منهم له معوانا وظهيرا
>
> (خطبہ معیار صفحہ ۲)

---

† اس لفظ سے بہی نہ کہین توہین نکال لیجئے گا اجتہادی مسایل حق و خطا دونون مین دایر و متردد ہوتے ہین حق دایر ہونیکا مسئلہ چہوٹی بڑی کتب اصول مین مرقوم ہے ۱۲

کی احادیث موضوعہ اور معلقہ اور قصص واہیات وارد کئے گئے ہین اور اُسمین کچھہ امام صاحب کی کسر شان اور مذمت نہین ہے اِسلئے کہ انکی فضیلت تابعی پر موقوف نہین انکا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی ہے ان کے فضایل مین اور آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم زینت بخش مراتب اُنکی کی ہے اور اکثر ایمۃ نقل امام صاحب کے تابعی ہونیکی قایل نہین چنانچہ آگے بیان اِسکا آئیگا"۔

اس مدح صریح کے ہوتے مؤلف معیار کو طاعنِ امام قرار دینا اور اُسکی نفی تابعیت کو توہین پر حمل کرنا اور اسکے فعل کو امام سیوطی کے فعل سی مغایر ٹھہرانا انصاف کی فتوی سے کب جایز ہے۔ اور قسم **دوم** توہین تب توہین ہوسکتا ہی جبکہ کوئی ایک امر کو عیب قرار دیکے کسی شخص مین ثابت کرے اور جس حالت مین وہ امر معیوب کی اِس شخص سی نفی ثابت کرتا ہی اور اس شخص کو اِس امر معیوب کے لایق نہین سمجھتا تو یہ عین اُس شخص کی توقیر و تعظیم ہے نہ تحقیر و توہین **غایۃ ما فی الباب** یہہ کہ اُس شخص کو کسی امر کو معیوب سمجھنے مین خطا پر کہا جاوے سو یہہ امر دیگر ہے اور توہین امر آخر **معیار الحق** مین جو امام صاحب سی عبادات شاقہ کی نفی کی ہے تو اسی طرز و اصول پر کی ہے جسمین امام صاحب کی تعظیم و توقیر یہ صرف مفہوم ہوتی ہے بلکہ صریح طور پر پائی جاتی ہے **اسکے صفحہ ۱۶** مین صاحب تنویر کا یہ دعوی کہ امام صاحب رات بہر مین ہزار رکعت پڑہتے اور عشاء کے وضو سی فجر کی نماز پڑہتے وغیرہ وغیرہ" نقل کرکے کہا ہی یہ سب واہیات ہی اور موجب ذم کا ہی نہ یہ کہ مدح کا باعث ہو اور جناب امام کی تو یہہ شان نہین ہی کہ ایسی تکلیف شاق اور بدعات کو اُنکی طرف نسبت کیا ہی۔ **اس کے** بعد اسمین ان امور کا بدعات ہونا ثابت کیا ہے **ولیکن** ہمکو اِسمقام مین یہ بحث نہین کہ وہ اِس ثبوت مین حق پر ہین یا خطا پر اِس عبارت سی اتنا تو کس و ناکس کو سمجھہ مین آتا ہی کہ وہ اِن امور کو عیب سمجھکر امام صاحب کو اِن سی بچاتے اور بری کرتے ہین اور یہہ عین توقیر ہے نہ توہین۔

قسم پنجم توہین تو آپ کے محض تخمین ہے نہ معیار ہین اتباع امام کی کھین توہین پائی جاتی ہے نہ تنویر العینین مین جنکی وہان توہین ہے وہ امام صاحب کی اتباع ہی نہین ہین اگر ایسے مدعیان اتباع مصداق ع بدنام کنندہ نکو نامی چند حقیقی اتباع ہوسکتے ہین اور انکی توہین سے توہین متبوع (امام والامقام) متصور ہے تو اس توہین سے روئے زمین کے مسلمین بلکہ رسول امین بلکہ خود خدا رب العالمین نہین بچ سکتے۔ کل مسلمان اور خدا ورسول نے ایسے بہت لوگون کی توہین کی ہے جو بعض انبیا علیہم السلام کے اتباع کہلاتے ہین مگر وہ درحقیقت اور خدا و رسول کے نزدیک اِن کے حقیقی اتباع نہین ہین۔ مین ابھی انکا نام نہین لیتا کیونکہ آپ کے فتوی توہین و تکفیر سے ڈرتا ہون۔ اِس جواب اجمالی کیطرف اپکی توجہ ہوئی اور شروط جواب مفصل کی جو مین عنقریب عرض کرنا چاہتا ہون آپنے پابندی کی تو مین اِن کے نام بہی ذکر کرون گا۔

شروط جواب مفصّل

اوّل آپ اپنی قلم کو الفاظ تحقیر و توہین مخاطبین (جیسے لفظ لامذہب و غیر مقلد وغیرہ) سے روکین۔ کچھ منہ ہے تو دکھا دین۔ سب و شتم کی بوچھاڑ سے تنگ آمد بجنگ آمد کا پہلے ہی سے سامان نہ کہڑا کرین لفظ **لامذہب** کا سب ہونا تو ظاہر ہے کسی ہندو یا عیسائی سے پوچھو گے تو وہ بہی آپ کی تسلی کردیگا لفظ **غیر مقلد** بہی اسی کا ہمرنگ ہے اِسکی وجہ آپ دریافت کرنا چاہین تو آپ مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۵ مطبوعہ ۳۱ می ۸۱ء کا صفحہ سات ملاحظہ فرمائین اور اگر آپ اِن الفاظ کو توہین نہین سمجھتے اور نیک نیتی ہی سے انکو اپنے مخاصمین کے حقمین استعمال فرماتے ہین تو ہمکو بہی اجازت دین کہ ہم بہی ان الفاظ کو ان ایمہ کے حقمین جنکو ترک تقلید اور عمل بالحدیث مین اپنا ہم مشرب بلکہ مقتدا و رہبر سمجھتے ہین استعمال کرین پہر ہم پر توہین ایمہ کا فتوی نہ لگایا جاوے۔

مین آپ کے اس مضمون دوم کا جسمین لفظ لامذہب بجاے اہلحدیث استعمال کیا گیا ہے یہ جواب اجمالی بہی نہ لکہتا اگر میرا وہ مضمون جو آپکے مضمون اول کے جواب مین لکہا جا کر مطبع مشیر قیصر مین پہنچ چکا ہے شایع ہوتا اور آپ کے ملاحظہ سے گذرتا اور اس کے بعد یہہ لفظ آپ کی قلم سے نکلتا مگر چونکہ آپنے یہ لفظ قبل ملاحظہ اِس مضمون کے لکہا ہے اسلیئے اسدفعہ اور صبر کیا اور آپ کے مضمون دوم کے جواب مین قلم اُٹہایا آیندہ ایسا لفظ آپ تحریر مین لاوینگے تو مین یقیناً جان لونگا کہ انکو احقاق حق اور تحقیق مسایل منظور نہین ہے صرف سب و شتم سنا کر ہمکو بہگانا مد نظر ہے اس صورت مین مین پہلے ہی سے بہاگنے کو تیار رہون اور میدان آپکے لئے چہوڑتا ہون ۔ جناب من گالیان دینی سب کو آتی ہین کس کے موہنہ مین زبان نہین ہے مگر ہماری یہہ عادت نہین ہے اور نہ ضروری مضامین سے ہمکو اسکی فرصت ہے شخصی بحث ہی کو ہم مدت سے چہوڑ چکے ہین یہہ جو کچہہ لکہہ رہے ہین یہہ بہی اسیوقت تک ہے کہ آپکی طرف سے ہمکو کچہہ سمجہنے سمجہانیکی توقع باقی ہے جب یہ امید قطع ہوگی تو اتنی قیل و قال بہی ہماری آپکی نرہیگی ۔

شرط دوم یہہ کہ آپ اِس اجمالی جواب کو کافی و صحیح نہ سمجہین اور اسپر بوجہ معقول نکتہ چینی کرین اور اگر اس جواب سے آپکی طمانیت خاطر ہوگی تو جواب مفصل کے کچہہ حاجت نہین اور اگر آپنے اسپر بلاوجہ نکتہ چینی کی تو بہی جواب مفصل کی ضرورت نہین ۔

التماس بخدمت اڈیٹر مشیر قیصر

جناب من ۔ جو آپنے اِس مضمون کے اخیر مین اسکی نسبت اپنا منصفانہ حکم دیا اور یہہ ارشاد کیا ہے " امید ہے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اب اپنا وعدہ ایک ہزار روپیہ کا پورا کرینگے کیونکہ اب تو جناب مولوی وکیل احمد صاحب نے انہین کے علماء ناجی کی التصانیف سے توہین ائمہ ثابت کردی " ۔ مین اسکا مطلب نہین سمجہا ۔ کیسا وعدہ ؟

اور کس نے کیا؟ اور کیسا ہزار روپیہ؟ جناب نے **ناحق** اور بلا وجہ مجھہ پر **یکطرفی ڈگری کردی** میرا جواب دعوی تو سُنا ہوتا۔ میری کلام کو جسمین توہین کے ثبوت پر وعدہ انعام تہا بچشم خود ملاحظہ فرما کر یہہ فیصلہ فرمایا جاتا۔ **اگر جناب نے** میرے اس اشتہار کو (جو اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ کے ٹائیٹل پیج مین چہپا ہے اس وعدہ کا متضمن سمجھہ لیا ہے تو نہایت افسوس کی بات ہی اور جون (منصفون) سے ایسی غفلت نہایت مستبعد ہی **جناب من** اسمین تو گلابی چو ورقہ کے مسائل ثابت کرنے پر ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ ہی اسکو توہین ائمہ کی اثبات سے کیا علاقہ؟ **مین پہلے بہی** کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ میرے دوست جو بات کہا کرین سوچ سمجھکر فرمایا کرین جو کچھہ خیال مین آوے اسکو بے تامل وتدبر حوالہ قلم نکر دیا کرین۔ اور نصیحت شیخ سعدی ؎ مزن بے تامل بگفتار دم الخ کو ہر وقت پیش نظر رکہا کرین اور نہین تو ہمارے اشاعۃ السنہ اور اپنے ہی اخبار کے اوراق کو اولٹا پلٹا کر دیکہہ لیا کرین یا بحث مسایل مین بالکل دخل دہی چہوڑ دین جو کچھہ کسی نے بہیجا اسکو بلا تامُید اور تصرف چہاپ دیا بحث مسایل کے لئے معمولی اڈیٹری اخبار کافی نہین ہی۔ اسمین بہت سا علم وفہم سوچ وتامل بکار ہی یا آپ یہہ کام کیا کرین جو کچھہ آپ مسایل کے متعلق لکھین وہ اپنے ہی شہر کے علماء کو دکہا لیا کرین۔ ہمنے جو کچھہ عرض کیا نصیحتہً کہا ہی آیندہ آپکا اختیار ہی اسکو مانین خواہ نہ مانین مگر اس شعر کیطرف توجہ کرین ؎ نصیحت کہ خالی بود از غرض ❊ چو داروی تلخست دفع مرض

آپکا خیرخواہ بلاخف

۲۷ دسمبر ۱۸۸۳ء

ابو سعید محمد حسین لاہوری

نمبر ۲

جواب اعتراض تجویز مجدد

اس اعتراض کا جواب ہم تو اپنے خیال مین ایسا ادا کر چکے ہین کہ اُسمین کسی اہل علم کو مجال مقال نہین ہے مگر چونکہ ہمارے دوست اڈیٹر مشیر قیصر نہین مانتے اور بلا وجہہ و بیدلیل ایک

دو پرچون مین اسپر نکتہ چینی کر چکے ہین - اسلیئے ہم اس دوست کی خاطر قلم اُٹھاتے ہین خیر وہ مصرع چہیڑ خوبون سے چلی جائے اسد - پر عمل کرنے مین خوش ہین تو یون ہی سہی ع راضی ہین ہم اُسی مین جسمین تیری رضا ہے - پس واضح ہو کہ اس دوست نے ہمارے مضمون "مجدد" (مندرج نمبر ۵ جلد ۶) پر دو پرچون مشیر قیصر (نمبر ۴۵ و ۴۷) مین نکتہ چینی کی ہی - نمبر ۴۵ مین تو اکثر طعن و استہزا ہین - کچہہ ہماری نسبت (کہ کہو تو ہم تمکو بہی مجدد قرار دین؟) کچہہ گروہ اہلحدیث کی نسبت (کہ اس فرقہ کا نام ہی مجدد رکہدین؟) اکثر اس گروہ کے ایک سردار بلند اقبال نواب صاحب بہوپال کی نسبت (کہ وہ ایسے ہین ایسے ہین خر بسر ہین اور ب بسر و علی ہذا القیاس) اور دو باتین اسمین از قسم مسایل بہی ہین اول یہہ کہ مُجدّد علماء دین کی اصطلاح مین وہ ہے جو علم و فضل و زہد و تقوی و حب فقر و فاقہ و احیاء سنت و اماتت بدعت بے نفسی توکل - خلق عبادت اعلاء کلمۃ اللہ وعظ تصنیفات مین تمام زمانہ کے عُلماء سے گوی سبقت لیگیا ہو اور اُس نے دین محمدی کی ایسی تجدید کی ہو کہ کسی دوسرے عالم نے با اینہمہ محاسن و مکارم نہ کی ہو -

دوم یہہ کہ جو لوگ اہل حکومت کو مجدد کہتے ہین ہم اُسکو نہین مانتے ان افادات علمی کے بعد آپ فرماتے کہ "ہمارا مذہب تو مجدد کے باب مین یہہ ہی جو ہمنے مختصر بیان کیا ہی اب چاہیے کوئی صاحب مانین یا نہ مانین"

اور نمبر ۴۷ مین آپنے ایک نامعلوم الاسم محدث سی ایک مضمون نقل کیا ہی جسکا عنوان یہہ ہے "مجدد معنی دارد کہ در گفتن نمے آید" - اور اسکا ماحصل یہہ ہے کہ نواب صاحب کی طریقہ محمدیہ مین ایسے پانچ مسایل (جنکا ذکر ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۸ صفحہ ۲۴۳ مین کر چکے ہین) پائے جاتے ہین کہ آجتک کسی مجدد کیا کسی مجتہد کی خواب مین بہی نہ آئے ہونگے (یعنی پہر وہ مجدد کیونکر ہو سکتے ہین؟) اسکے ذیل مین آپنے ہم پر وہ سوال (کہ ایسی حالت مین تمنے علماء بمبئی کے سوالون پر کیون بُرا مانا) وارد کیا ہے جس کو ہم اسی صفحہ نمبر ۸ مین نقل

کرچکے ہین -

طعن و استہزاؤن کے جواب مین تو ہم اَور کچھہ نہین کہتے صرف اِسی شعر کو پیشکش کرتے ہین ؎

بدم گفتی وخورسندم عفاک اللہ نکوگفتی ؛ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخارا

اِسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم اڈیٹر مشیر قیصر کو دوست کہہ چکی ہین پر بحکم ؎ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست جو کچھہ وہ ہمکو کہین ہمارے سر آنکھون پر ہے **ہان** اپنے گروہ (اہلحدیث) اور اکابر گروہ کو بُرا کہلانے مین اور دوستون کی حق تلفی سمجھتے ہین لہذا اسکو منظور و پسند نہین کرتے **و بناءً علیہ** اپنے دوست کی خدمت مین دوستانہ عرض کرتے ہین کہ وہ آیندہ ہمکو جو چاہین سو کہین ہمارے اکابر گروہ کو ناملایم الفاظ سے صراحتًا یا اشارۃً یاد نہ فرمائین اور خاصکر **نواب صاحب بہوپال کا تو ذکر ہی چہوڑ دین** ہم نہین چاہتے کہ ہماری آپ کی طبع آزمائی مین وہ آپکے تختۂ مشق ہون ۔ **مسئلہ مجدّد** مین ان کے ذکر کے سوائے بہی بحث ہوسکتی ہے اور ع چہیڑ خوبون سے چلی جائے اسد - پر عمل **بدون توسیط جناب** ممدوح بہی ممکن ہے بجائے اِن کے آپ زید عمر کو مجدد فرض کرین اور جو مناقب یا مثالب ہم یا آپ اُن مین تجویز کرتے ہین وہ زید عمر مین تجویز کرکے اِسپر جتنے دنون مہینون یا سالون تک چاہین بحث کرتے چلین اِسی طرز و اصول پر ہم آپ کے اُن دو نمبرون کے جواب دیتے ہین آپ بہی اسی طرز و اصول پر جو کہنا ہو سو کہین -

آپکی پہلی علمی بات (مندرجہ اخبار نمبر ۴۵) **کا جواب** یہ ہی کہ اِس کلام سے **دو امر مفہوم** ہوتے ہین **اول** یہہ کہ مجدد اُن صفات دوازدہ گانہ کا (جنکو آپنے شروط مجدد ٹہرایا ہے) جامع ہو اگر اسمین ان صفات سے ایک بہی مفقود ہو (مثلاً وہ زاہد فقیر نہ ہو مالدار ہو) یا صاحب تصنیف نہ ہو - گو بقیہ صفات اسمین متحقق ہون) تو وہ مجدد

نہین ہے۔ **امر دوم** یہہ کہ وہ اِن مجموعہ صفات مین اپنے زمانہ مین اپنا نظیر نہ رکھتا ہو اگر کوئی دوسرا بہی اس کے زمانہ مین ویسا ہوا تو وہ مجدد نہ رہا۔ **اگر آپ** اِس کلام سے یہی دو مفہوم (جو ہماری سمجہہ مین آئے ہین) مراد رکہتے ہین تو ہم نہین جانتے کہ علماء دین سے کون کون بزرگ اِن امور کے قایل ہین ہم بڑے ممنون ہون گے اگر آپ ہمکو اُن کے نام نامی سے مطلع کرین گے۔ **جن** اقوال عُلماء (شیخ عبد الرؤف مناوی مصنف تیسیر شرح جامع الصغیر۔ امام ابن الاثیر جزری مصنف متن و شرح جامع الاصول مؤلف شرح شفا۔ شیخ محمد طاہر حنفی مولف مجمع البحار وغیرہ) کو ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ مین بصفحہ ۱۴۲ وغیرہ نقل کیا ہے۔ اُنمین تو صاف اور صریح طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ بعض اوصاف مین مجدّد ہوئے ہین کوئی علم مین کوئی زہد مین کوئی عدل مین وعلی ہذا القیاس اور ایک ایک زمانہ مین کئی کئی مجتہد ہو گذرے ہین۔

ہمارے دوست مکرم ان علماء کے اقوال پر اعتماد نہین رکہتے اور اپنی تحقیق کو اِن کے تحقیق سے وسیع تر سمجہتے ہین تو ہم دو ایک اور عُلماء متقدمین و متاخرین کے اقوال پیشکش کرتے ہین شاید ان ہی مین سے کوئی قول لایق قبول ہو۔

شیخ جلال الدین سیوطی نے اسباب مین ایک **ارجوزہ** لکہا ہی جسمین اُنہون نے ایک ایک صدی کے کئی ایسے مجدد قرار دئے ہین جو اِن سبہی صفات کے جامع تہے۔ بر طبق ع ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ صرف بعض بعض صفات سے موصوف تہے

لقد اتى فى خبر مشتهر — رواه كل حافظ معتبر
بانه فى راس كل مائة — يبعث ربنا لهذه الامة
منا علينا عالم يجدد — دين الهدے لانه مجتهد
فكان عند المائة الاولى عمر — خليفة العالم باجماع وقر
والشافعى كان عند الثانية — لما له من العلوم السارية

آپ فرماتے ہین حدیث مین آیا ہے کہ ہر صدی پر عالم مجدد ہونگے جو دین کی تجدید کرینگے کیونکہ وہ مجتہد ہون گے سو پہلی صدی مین عمر بن عبد العزیز ہوے دوسرے مین امام شافعی

وابن شریح ثالث الائمة — والاشعری عدة من امّة
والباقلانی رابع وسهل او — الاسفرائنی خلف قد حکوا
والخامس الفخر الامام الرازی — والرافعی مثله یوازی
والسابع الراقی الی المراقی — ابن دقیق العید باتفاق
والثامن الحبر هو البلقینی — او حافظ الامام زین الدّین
وعد سبط المبلق الصوفیه — لو وجدت مائة وفیّه
والشرط فی ذلک ان تمضی المائة — وهو علی حیاته بین الفئة
یشار بالعلم الی مقامه — وینصر السنة فی کلامه
وان یکون فی حدیث قد روی — من اهل بیت مصطفی وقد قوی
وکونه فردا هو المشهور — قد نطق الحدیث والجمهور
وهذه تاسعة المائین قد — اتت ولا یخلف بالهادی وعد
وقد رجوت انی المجدد — فیها ففضل الله لیس یجحد

الخ

تیسری مین (دو شخص) ابن شریح اور اشعری چوتھی مین باقلانی یا سہل یا اسفرائنی پانچوین مین فخر الدین رازی اور امام رافعی ساتوین مین امام ابن دقیق العید آٹھوین مین امام بلقینی یا حافظ زین الدین عراقی - آخر مین فرماتے ہین کہ یہہ نوین صدی ہے اسکا مجدد (مین امید رکھتا ہون) کہ مین خود ہون - ایسا ہی حضرت **شاہ ولی اللہ** صاحب دہلوی استاد وپیر ووالد ماجد حضرت شاہ عبد العزیز (جسکو آپ بارہوین صدی کا مجدد مانتے ہین) ایک ایک صدی مین ایسے بعضے مجدد تجویز کرتے ہین جو سبھی صفات کے جامع نہ تھے چنانچہ **ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء** مین آپ فرماتے ہین -

خبر دادند ازانکه بر راس ہر مائة مجددے پیدا خواہد شد وہمچنان واقع شد وبر سر ہر مائة مجددے از سر نو احیاء دین نمود پدید آمد بر مائة اول عمر بن عبد العزیز جور ملوک را بر انداخت ورسوم صالحہ بنیاد نہاد وبر مائة ثانیہ شافعی تاسیس اصول وتفریع فقہ کرد وبر مائة ثالثة ابو الحسن اشعری احکام قواعد اہلسنت نمود وبا مبتدعان مناظرہا کرد وبر مائة رابعہ حاکم وبیہقی وغیر ایشان احکام علم حدیث نمودند وابو حامد وغیر ایشان تفریعات فقہیہ آوردند ودر مائة خامسہ غزالی

راہے جدید پیدا کرد و فقہ و تصوف و کلام را برہم آمیخت و از میان حقایق این فنون نزاع برخاست و در مائۃ سادسہ امام رازی اشاعت کلام کرد و امام نووی احکام علم فقہ و ہمچنان تا حال بر سر ہر مائۃ مجددے پیدا شدہ است"۔

ان مجددین کو (جنکا مجدد ہونا امام سیوطی یا حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے یا اُن علماء نے جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ مین بیان ہو چکا ہے بیان کیا ہی) **اگر آپ** مجدد مانتے ہین تو ہم آپ سے یہہ دریافت کرتے ہین کہ انکا جامع جمیع صفات ہونا آپکو کیونکر ثابت ہوا ہی اور انکا ایک وقت مین تعدد کے ساتھہ پایا جانا آپ کی اصول پر کیونکر صحیح ہو سکتا ہے **بہت** نہین آپ ہمکو ایک **عمر بن عبد العزیز** (مجدد اول صدی ہی مین سبہی **صفات** ثابت کر دکہائین اور بتائین کہ علم مین وہ اپنے معاصرین سے کیونکر بڑہکر تہے۔ اور اُنکی تصانیف سے کون کون کتاب آپنے دیکھی یا سُنی ہے؟ **اور اگر** یہہ صاحب امیر المومنین و اہل حکومت ہونے کے سبب آپکے نزدیک اس منصب کے لایق نہین تو آپ ہمکو امام **شافعی**۔ یا شیخ ابو الحسن **اشعری** یا امام فخر الدین رازی وغیرہ ہی مین ان سب صفات کا جمع ہونا ثابت کر دین **اور** اگر آپ ان مین سے کسیکو مجدد نہین مانتے تو ہم یہہ سوال آپ ہی کے مجوزہ مجددون مین سے ایک کی نسبت کرتے ہین۔ آپ ہمکو مولوی **محمد قاسم** مرحوم کی نسبت ہی یہہ بتادین کہ وہ ان سبہی صفات خصوصاً علم و تالیف و ازالہ بدعات مین اپنے **سبہی معاصرین** سے بڑہکر تہے ہم کچہہ کہین گے تو شاید آپ یہہ فرمادین (جیسا کہ پہلی خلیفہ مامون کے حالات بیان کرنے پر آپنے فرمایا ہے) کہ متوفی رحمہم اللہ کے عیوب چُن کر پیش کرتے ہین لہذا آپ ہی سے پوچہتے ہین کہ آپ خدا کو حاضر و ناظر جانکر یہہ بیان کرین کہ کیا مولوی محمد قاسم مرحوم اپنے معاصرین و سابقین اعیان تیرہوین صدی (مولانا محمد اسحٰق صاحب مرحوم مولوی **احمد علی صاحب** مرحوم مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ اللہ مولوی **عبد الحی** صاحب سلمہ اللہ وغیرہ) سے علم مین بڑہکر تہے اور زہد

وتقویٰ مین حضرت مولوی **احمد سعید** صاحب مجددی مرحوم وحضرت مولوی عبد الغنی صاحب مجددی مرحوم وجناب مولوی **رشید احمد** گنگوہی سلمہ اللہ تعالی اور اپنے پیر و مرشد حاجی **امداد اللہ** صاحب وغیرہ اکابر سے بڑہکر تہے ؟ **اور تصنیف تالیف** مین آپ اپنے معاصرین خصوصًا مولوی **عبد الحیؒ** صاحب سے بڑہکر تہے ؟ اور انکی تصانیف سے کون کون کتابین ہین جو عالم مین مشتہر ہوکر باعث ہدایت خلق وازالہ بدعات ہوئی ہوئی ہین۔ اور خاصکر اِن کے رسالہ **تحذیر الناس** نے کیسی ہدایت پہیلائی ہے۔ اِسکا **جواب** ذرا اُن کے ہم مذہب بہائیون (علماء دہلی) سے پوچہکر لکہئے گا۔ ایسا نہ ہوکہ وہی اسکو رد کرین۔ ہم نے سُنا ہے کہ وہ اِس رسالہ کو ہدایت نہین سمجہتے اور اسپر اور طرحکے فتوے (جنکو ہم ذکر نہین کرسکتے) لگاتے ہین۔

اِن سوالات کا **جواب** آپ سے اپنے مفہوم کلام کے موافق نہ **بن پڑا** تو آپ اِس افراط کو چہوڑ دین اور اپنے اِس نرالے دعوی کو جس سے مجددین سابقین کی مجددیت کو بٹہ لگتا ہے (اس صدی کے مجدد دین کا تو کیا ذکر ہے) نظر ثانی کرنے کے لئے **واپس لین**۔

اور اگر آپ کلام سے وہ دو امر (جو اس سے مفہوم ہوتے ہین) سے مراد نہین رکہتے تو ہم آپ کی اس کلام کا مطلب نہین سمجہتے۔ براہ مہربانی اِس سے ہمکو آگاہ کرین۔ تاکہ ہم اُسپر غور کرکے اسکا مناسب جواب دین۔

آپکی **دوسری علمی** بات مندرجہ اخبار نمبر ۴ کا **جواب** یہہ ہے کہ آپکا اہل حکومت کو مجدد نہ ماننا بہی (پہلی بات کی طرح) ایسا ہے جسکا کوئی قایل علماء اسلام سے ہمکو معلوم نہین ہوتا ہم بڑے ممنون ہون گے اگر آپ ہمکو متقدمین یا متاخرین سے کسی ایک ہی ایسے عالم کا نام بتادین گے جو اہل حکومت کو مجدد نہ مانتا ہو فقیری ومفلسی کو شرط مجددّ ٹہراتا ہو۔ **خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز** (جو اہل حکومت تہا) بالاجماع مجدد

تسلیم کیا گیا ہی چنانچہ امام سیوطی نے اپنی اشعار سابق الذکر مین اس اجماع کا دعوی کیا ہی اور اکثر علماء کا اتفاق اس کے مجدد ہونے پر تو کسیکا محل شک وتردد نہین ہو سکتا۔ پس اس اجماع یا اتفاق اکثر کے مقابلہ مین آپکے مجرد منع (عدم تسلیم مجددیت اہل حکومت) کو کون سنتا ہی؟ جبتک کہ آپ اس منع کی سند مین ایسے لوگون کے اقوال پیش نہ کرین جو علم مین عدد مین وثوق مین اُن لوگون کے برابر ہون جو عمر بن عبد العزیز کو مجدد کہتے ہین۔

ناصحانہ التماس

ان دو نو علمی باتون (یا پہلی بات) کو آپنے اصطلاح علماء مین قرار دیا ہی پھر اخیر کلام مین فرمایا ہے کہ "ہمارا تو مجدد کے باب مین یہہ مذہب ہی جو ہمنے بیان کیا کوئی صاحب اسکو مانین خواہ نہ مانین"۔ اور ان دعاوی پر کسی کتاب یا قول صاحب مذہب کا حوالہ نہین دیا۔ یہہ چال علماء بمبئی نے مولانا وشیخنا سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کے خطاب مین اختیار کی تہی تو آپنے انکو جن الفاظ سی یاد کیا ہی آپکو معلوم ہی۔ زمرہ اہلحدیث سی کوئی یہہ چال چلے (کسی مسئلہ مین کتاب یا قول صاحب مذہب کا حوالہ ندین) تو اُسکو لامذہب وغیر مقلد کا خطاب ملے۔

اب آپکو اس خودرائی وخود اجتہادی پر (کہ ایک جماعت علماء کی مدلّل قرارداد کو نہ مانا اور ان سب کے مقابلہ مین اپنی طرف سی مجدد کے ایک معنی تراش کر کے اُسکو علماء کی اصطلاح اور اپنا مذہب قرار دیا پھر اسپر نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا اور نہ کسی عالم بانئی مذہب یا اُن کے مقلد کا قول نقل کیا) ہم تو آپ کو کچہہ نہین کہتے کیونکہ دوست مان چکے ہین آپکے مذہبی بہائی آپکو کیا کہین گے؟ لہذا ناصحانہ التماس ہے کہ آیندہ جب کسی علمی بات یا مسئلہ کا دعوی کرین اسپر کتاب واقوال علماء کا ضرور حوالہ دین یا اورون کو بہی اجازت دین کہ جو جی مین آوے کہدیا کرین تاکہ آپ پر اعتراض کرنیوالہ کوئی نرہے۔

نکتہ چینی مندرجہ اخبار نمبر ۴۷ کا جواب ہی کہ یہہ پانچ مسایل جنپر آپ کو اور آپ کے محدث معلوم الاسم کو تعجب ہوا ہی وہ مسایل ہین کہ بعض اُن مسایل اور اس قسم کے اور مسائل کے آیمہ مجتہدین مسلم الاجتہاد آئمہ مذہب حنفی - و امام شافعی وغیرہ بہی قایل ہین - چنانچہ آپکے حریف مصنفین رسایل اربعہ بجواب گلابی چو ورقہ اِس قسم کے بہت مسایل بیان کرتے ہین اور وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ مین بصفحہ (۲۲۵) وغیرہ منقول ہو چکے ہین -

اِس قسم کے چند مسایل ہم بھی اِس مقام مین بیان کرتے ہین مگر ابھی اِن مسایل کے قائل آیمہ مجتہدین کا نام نہین لیتے تاکہ ہم بھی گلابی چو ورقہ کے مولفین اور اِنکے حریفون اور مقابلین کے عداد مین شمار نہ کئے جاوین - جب ہماری معترض اِن مسایل سے مجتہدین کے قایل ہونسے انکار کرینگے تب ہم اِن کے نام بتا دینگے وہ امر طعن متصور ہو گا تو ان لوگون کا فعل ہو گا جنہون نے ہمکو نام بتانے پر مجبور کیا - بخدا ہم پسند نہین کرتے کہ ایسی باتین اکابر کی نسبت شہرت پائین اور انکے سبب مخالفین اسلام اسلام کو ہنسی مین اُڑائین وہ مسایل یہہ ہین -

(۱) کتّے یا بہیڑیے یا گیدڑ کا حلال ہونا (۲) کُتّے کے گوشت و چمڑے کو ذبح کر کے پاک بنا لینا (۳) شراب اتفاقی حرام کا دوا کے لئے پی لینا (۴) شراب جو بہت پینے سے نشہ دے تہوڑی سی بہ نیت تقویت پی لینا (۵) شراب کو سرکہ بنا لینا (۶) اجرت زنا کا (جو اجارہ مقرر کر کے لیجاوے) حلال ہونا (۷) قیمت شراب یا خنزیر سے جو کافر کے ملک ہو جاوی مسلمان کو نفع اُٹھانا (۸) زکوۃ سی بہاگنے کی نیت سی مال اپنا بیوی کی ملک کر دینا اور جب بیوی کی ملک مین مدت وجوب دائی گذرنے لگی تو اپنی ملک کر لینا (۹) باپ کی موطوبہ لونڈی کو بیٹے پر حلال کر دینا اس حیلہ سے کہ لونڈی کے بیان کا اعتبار نہین (۱۰) لونڈی زر خرید کی استبرا† (عدت)

---

† ایک حیض سی رحم کی برائت بیگانہ نطفہ سی دیکہنا -

کو ہبہ کے حیلہ سے ساقط کرنا (۱۱) روزہ ستہ شوال کو جو شہرہ افاق ہین مکروہ اور اہل جفا وجہالت کا کام کہنا (۱۲) گیہون اور جو کو ایک جنس قرار دیکر اسکی بیع مین کمی بیشی کو جایز رکہنا (۱۳) کسُم کا رنگا ہوا کپڑا مرد کے لئے حلال کرنا (۱۴) استسقا کی نماز سی جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہی انکار کرنا (۱۵) سجدہ شکر کو جو حدیثون مین بکثرت وارد ہے مکروہ کہنا۔ وعلی ہذالقیاس

اور جب اِس قسم کے مسایل سی ائمہ مجتہدین کے اجتہاد کو بٹہ نہ لگا۔ تو ان سے کسی مجدد (زید یا عمر) کے مجدد ہونیکو اگر اِس سے دین کی تجدید ہوئی ہو کیونکر بٹہ لگ سکتا ہے۔؟

مین پہلے ہی نمبرہ مین کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ مجدد معصوم نہین ہوتا اور بجز حضرات شیعہ (جو امامت کے لئے عصمت کو شرط ٹہراتے ہین) کوئی عصمت کو شرط تجدید نہین ٹہرا سکتا۔ جس شخص (زید یا عمر) نے دنیا کو علوم قرآن وحدیث سے بہر دیا ہو اور سینکڑون بدعتون اور رسوم بد کو اپنی جائے تسلّط سی موقوف کیا ہو اس سے اگر دو چار دس بیس خطا یا گناہ بہی سرزد ہون تو اسکا بنظر اُن ہزارون حسنات و اوصاف مجددیت کی مجدد ہونا اِن دو چار خطاؤن یا گناہون سی باطل نہین ہوتا ایسی شخص کے مجدد ہونیکا ابطال ہی کسیکو مطلوب ہو تو اسکی صفات کمال کے تحقق و وجود مین بحث کری مثلاً یون کہے کہ اِس نے کوئی کتاب تالیف نہین کی یا وہ دین کی کتاب نہین ہی یا اُس نے کوئی بدعت و رسم بد دور نہین کی۔ جن رسوم کو اوس نے اُٹہایا وہ اچہی رسمین تہین وعلی ہذالقیاس (اس نفی و انکار کو کوئی مانے خواہ نہ مانے) اِس کے مجدد ہونیکی ابطال کے لئے ایسی اصول و قواعد وضع نہ کرے جس سی تمام جہان کے اگلے پچہلی مجددون کا مجدد ہونا باطل ہوجاوی۔

اس نکتہ چینی کے ضمن مین جو ہماری دوست نے ہمپر **اعتراض** کیا ہی **اسکا جواب**

ہم نمبر ۸ مین بصفحہ ۲۴۳ یہ دیکھچکے ہین کہ اِن مسائل کو سوالات علماء بمبی سے کچھہ تعلق نہین ہی وہ اور سوالات ہین یہہ اور مسایل ہین“ پس ان مسایل کے رسالہ طریقہ محمدیہ مین پایا جانے اور سوالات علماء بمبی پر ہماری بُرا ماننے پر آپ کو کیون تعجب ہُوا۔

ہمارے دوست ذرا سوچ سمجھکر بات کہا کرین۔ بے سوچی جو موہنہ مین آوے نہ کہدیا کرین اور شیخ سعدی کی اس نصیحت پر کاربند رہین ؎

مزن بے تأمل بگفتار دم   نکوگو اگر دیر گوئی چہ غم الخ

نمبر ۳

سوالات علماء بمبئی کے جواب سے گریز کرنیکی طعن کا جواب

اس طعن کا جواب بہی ہم تو اپنی طرف سے ادا کرچکے ہین اور ہماری دوست مشیر قیصری بہی اسکو مان چکے ہین اور سوالات علماء بمبی کو سفاہت اور بیہودگی قرار دے چکے ہین چنانچہ نمبر ۹ مین بصفحہ ۲۴۲ انکے اصل کلمات طیبات منقول ہوچکے ہین۔ مگر ان دنون آپکو پہر ایک خیرخواہ اسلام طالب وفاق و اتفاق اہل اسلام (مولوی **وکیل احمد** صاحب سکندرپوری جن کے اوصاف و محامد سے ہم بجُز ان ہی الفاظ کے اور علم نہین رکہتے) آ اُسکایا اور اس طعن کے تجدید کے لئے آمادہ کردیا۔ آپنے مولویصاحب موصوف کا ایک مضمون ہماری مضمون ترقّی معکوس (جسمین سوالات علماء بمبئی کا جواب تہا) کے مقابلہ مین اپنی اخبار نمبر ۱۵ جلد ۱۸۔ مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین چہاپ دیا ہے۔ جسکا حاصل یہہ ہی کہ علماء بمبئی نے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مُحدّث دہلوی کے سامنے جو سوالات پیش کئے تہے اُن سب کا پتہ و حوالہ کتب اہلحدیث مین موجود ہے مولانا ممدوح میدان مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو وہ سبہی حوالہ و پتے بتا دیتے۔ (۲) اب بہی حوصلہ ہے تو آپ (خاکسار کو فرماتے ہین) آئے (۳) مولانا ممدوح اب بہی تقریری اور شفاہی نہین تو تحریری جواب ان مسایل کا دین (۴) مسلمانون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ترقی معکوس پر پہنچایا اور مسلمانون کا کافر بنانا اہلحدیث کا کام ہی پہر اسکا الزام حنفیہ پر کیئون لگایا جاتا ہی۔؟

اسکا جواب خاکسار نے اپنے اسی دوست اڈیٹر مشیر قیصر کے نامی خط مین ادا کیا ہے اور وہ خط اسی اخبار مین درج ہونیکے لئے مدت سے مطبع مشیر قیصر مین بھیجا ہوا ہے دیکھئے میری مکرم دوست اِس خط کو اپنے اخبار مین چہاپتے ہین اور اپنے فرض کو ادا کرتے ہین یا نہین۔ اِس مقام مین ہم اُس خط کی نقل کرتے ہن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے معزز کرمفرمائے مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار مشیر قیصر۔

سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپکے اخبار نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۸۹۳ء مین ایک تحریر مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری کی میرے دیکھنے مین آئی۔ مین اسکے اکثر مطالب کو نفس الامر اور واقعات کی مطابق نہین پاتا۔ اِسلئے مناسب سمجھتا ہون کہ اُسکے مطالب کی نسبت اپنی خیالات کو ظاہر کرون اور آپ کے اخبار گہربار کو اُن کے اظہار اشتہار کا ذریعہ بناون۔

(۱) **اسمین** حضرت شیخنا و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مُحدّث دہلوی (متع اللہ المسلمین بطول حیوتہم) کا بمبئی مین وارد ہونا اور علماء بمبئی کا چند سوالات لیکر آپ سے مناظرہ کرنیکو مستعد ہونا اور اسکارروائی پر خاکسار کا معترض ہونا ذکر کر کے **فرمایا ہے** کہ ”شاگردی کا حق تب ادا ہوتا جبکہ مولوی صاحب (خاکسار کو مراد رکہتے ہین) بمبئی تشریف لیجاتے اور ہَل مِن مبارز فرماتے اب بہی حوصلہ ہو تو تشریف لائین“۔

خاکسار ملتمس ہے کہ مین آجکل کے اکثر تقریری مناظرات کو (جنمین مناظرہ علماء بمبئی بہی داخل ہے) مجادلات سمجھتا ہون اور انمین نہ صرف آپنی یا اپنے شیخ مسند الوقت کے شمولیت کو بلکہ جملہ اخوان مسلمین معرضین عن اللغو کے اقدام شمولی کو خبث عظیم خیال کرتا ہون